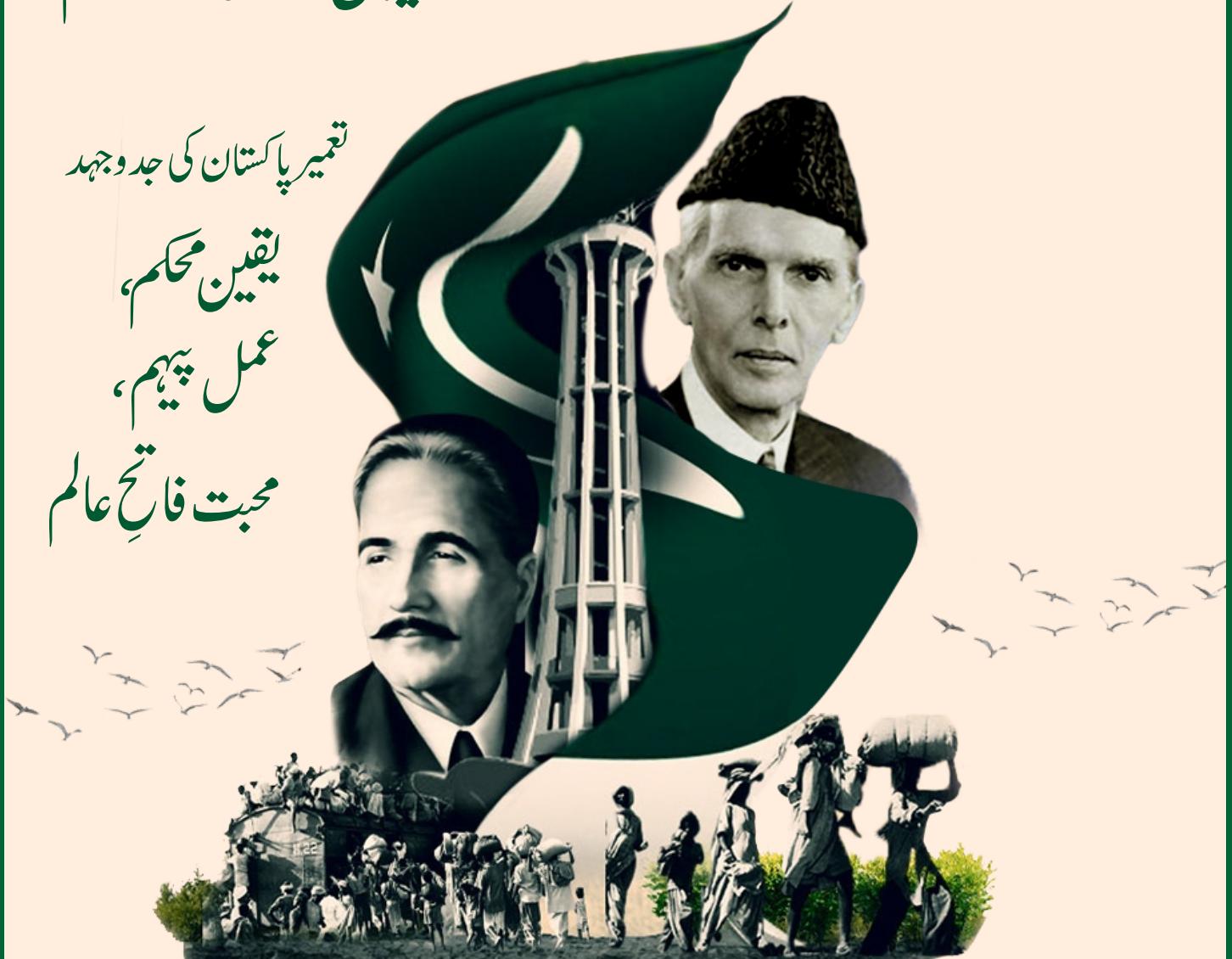


قیام پاکستان کے لیے جدوجہد ایمان - اتحاد - تنظیم

تعمیر پاکستان کی جدوجہد
یقین محاکم،
عمل پھیم،
محبت فاریح عالم



سلطانہ فاؤنڈیشن کا مشن: تعمیر افراد - تعمیر معاشرہ - تعمیر پاکستان



GUL PANRA
569/600 | 95%



MOMINA RAFIQUE
565/600 | 94%



SADIA FAZAL
558/600 | 93%



FAIQA REHMAN
549/600 | 92%



SAIM KHAN
548/600 | 91%

سلطانہ فاؤنڈیشن پر انگری سکول کے
بچوں کی کلاس پنج بورڈ امتحانات
میں اعلیٰ کارگردگی۔



فاطمہ جناح و یمن یونیورسٹی کی ٹیچر زن سلطانہ فاؤنڈیشن کے طلباء و طالبات کو کجھ گارڈ نگ کے بارے درکشہ کا العقاد کیا۔ حصہ لینے والے سٹوڈنٹس کے ساتھ گروپ فوٹو۔



نعم غنی سنتر کی جانب سے Genetic Engineering کے موضوع پر سینیما کا انعقاد کیا گیا۔ ریسرچ اسکالر محمد پرویز جگوال ریسورس پرنس تھے۔

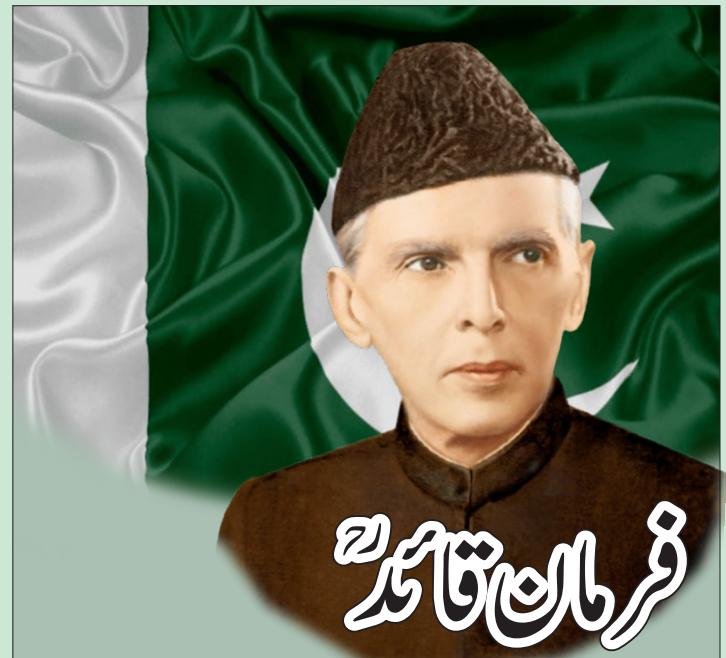


سلطانہ فاؤنڈیشن کے سکولوں میں سیشن 2023-24 کے نئے داخلوں کے لیے والدین داخلہ فارم مذکوٰ صول کرتے ہوئے۔ تمام سکولوں میں 475 نئے داخلے ہو چکے ہیں۔



جھپٹنا ، پلٹنا ، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ
پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

(شاہین، بال جبرائیل)



میں اپنا کام کر چکا ہوں قوم کو جس چیز کی
ضرورت تھی وہ اسے مل گئی ہے۔
اب یہ قوم کا کام ہے کہ
وہ اسے تعمیر کریں۔

(قائد اعظم محمد علی جناح)



ریٹائرڈ زندگی کو مزید خوشگوار بنانے کے لیے سماجی بہبود میں حصہ داری ایک اہم مشغولیت بنتی ہے جو اس کو جسمانی اور ذہنی طور پر
صحت مندر کھنے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ بزرگ عمری میں جوان رہنے کا یہ بہترین نسخہ ہے۔

(ڈاکٹر نعیم غنی)



چھیرے کے بیٹے نے 7 میں الاقوامی میڈل جیت لئے۔ کیاڑی (کراچی) کی پسمندہ بستی کے 14 سالہ عامر حمزہ پنجابی نے تحریر و تقریر کے عالمی مقابلوں میں حصہ لیا۔ امیر تین ملکوں کے پھوٹو سمیت آذربائیجان میں منعقد ہونیوالے ان مقابلوں میں دنیا بھر سے ہزاروں سٹوڈنٹس شریک ہوئے۔ لیکن غریب پاکستانی چھیرے نے 3 گولڈ میڈل اور 4 سلوور میڈل جیت کر اپنے والدین اور پاکستان کا نام روشن کر دیا۔ ہمیں عامر حمزہ پر فخر ہے! (ایڈیٹر)

گزشتہ برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگزین



مارچ۔ اپریل 2023ء شمارہ نمبر 2 | جلد نمبر 23

فاؤنڈر پیٹر	: ڈاکٹر نعیم غنی
چیف ایڈیٹر	: حسن نعیم
ایڈیٹر	: بیگ راج
سینئر ایوسی ایٹ ایڈیٹر	: محمد پرویز جگوال
ایوسی ایٹ ایڈیٹر	: رفتہ رشید
گراف ڈیزائنر	: علی عمر الطاہری
ایڈمن ساف	: ناسک نذیر، آفاق ظفر
ڈیجیٹل کنٹینٹ آفیسر	: ماریہ ارشد
آڈیو / ویڈیو آفیسر	: امان ناز

دیسروچ اینڈ کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ

محترمہ غزالہ سرور

محمد پرویز جگوال

ایڈواائزرز

میاں محمد جاوید (سابق چیئرمین پیمر)

ڈاکٹر انعام الرحمن (اسکالر)

سلمان تنسیم ٹرینر

اصلاح نکر ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست (رج ۳)

پراجیکٹس

سلطانہ فاؤنڈیشن نعیم غنی سٹر

بیلیٹھ کیس برادر میم

ٹرست ممبران

★ ڈاکٹر نعیم غنی (چیئرمین) ★ انجیئرنگ خالد محمود

★ ڈاکٹر تنسیم غنی ★ انجینئر رفیق منہاس

★ حسن نعیم ★ عبدالعزیز سڈل

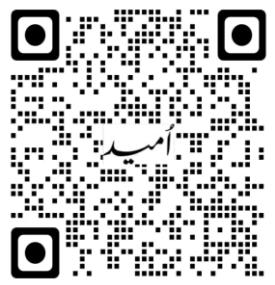
★ سلمان تنسیم غنی ★ مسز صدیقہ غنیم

★ بریلیڈیز ڈاکٹر احسان قادر ★ چودہری عمار اسلام

★ ڈاکٹر فہد عزیز ★ مسز حناء احسان

★ میاں محمد عرفان شخ ★ مسز عالیہ فبد

03	ڈاکٹر نعیم غنی	منتخب اداریہ
04	محمد پرویز جگوال	بارش کاپانی محفوظ کرنے کے جدید طریقے
13	راجہ ناسک نذیر	خوارک میں خود کفیل پاکستان
14	امید ڈیک	امید رائزرز کلب کی تحریریں
20	محمد پرویز جگوال	فاؤنڈیشن راؤنڈاپ
29	امید ڈیک	باقیہ تحریریں
41	آمنہ مشتاق	مقابلہ مصوری۔ پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین (رپورٹ)
42	کنوں عباسی	کچن گارڈنگ۔ پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین (رپورٹ)



خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس
فراشٹاؤن، لہٰڑہ روڈ، اسلام آباد

فون: 6-2618201
P.O Box: 2700, Islamabad
Umeed@sultanafoundation.org
www.sultanafoundation.org

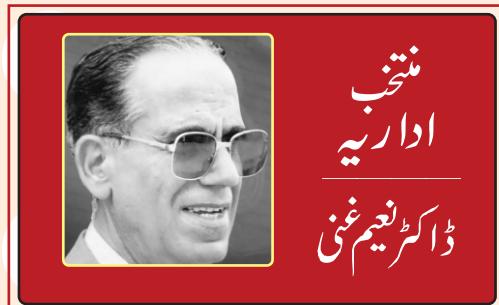
قیمت: 150 روپے

اصل نکر ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست کے تحت نعیم غنی سٹر ڈیلیوری نے خورشید پرائز، اسلام آباد سے جو کو کرفٹ ماہنامہ "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراشٹاؤن، لہٰڑہ روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر

Content کی پہچان میں جان اور Context

آج کے سبک رفتار وقت میں اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لیے ہم اپنی صلاحیت، اپنی مہارت اسی وقت پوری طرح استعمال کر سکتے ہیں جب ہمیں اپنے اردوگرد حالات، دوسرے لوگوں کے ارادات، ان کی صلاحیات اور ان کے مقاصد، اپنے اردوگرد ماحول کا پوری طرح علم ہو۔

ایک اور رخ سے دیکھیں کہ ہم خود جو انفرادی جہد کر رہے ہیں یا مقصد حاصل کرنے کے لیے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے Overall ثقافتی، معاشرتی، قومی مقاصد سے کتنا ہم آہنگ اور اس میں کس قدر مساعد ہے۔ اور معاشرے کی مجموعی ہم آہنگی، خوشگواری میں کتنا کردار ادا کر رہا ہے۔ ہم باوجود اپنی آزادی اور اختیار کے مکان و زمان میں مربوط رہتے ہیں۔ مکان و زمان کے تقاضوں Context کو سمجھنا اتنا مہارت کی Content میں چاق و حاوی ہونا اس وقت مفید اور کارگر جس میں اس کو Context پر چوبند ہونا ضروری ہے۔ Content پر ہو سکتا ہے جب ہمیں Total Apply کر رہے ہوں اس کا پورا علم ہو۔



اس لیے ہمارے تعلیمی منابع میں، ہمارے تربیتی منابع میں، انفرادی زندگی، اجتماعی معیشت، قومی اہداف کے ٹوٹل Context کے متعلق آگئی بنیادی ضرورت بن جاتی ہے۔ خاص کر عصر حاضر میں جہاں انسانی زندگی کا اس قدر تیزی Context سے بدل رہا ہے کہ باوجود Content پر اعلیٰ دسترس کے آج کا انسان اپنے آپ کو بہت دفعہ مسائل کے بہت سارے پہلوؤں کو قابو میں لینے سے قاصر رہتا ہے۔

سب سے اہم سطح جہاں Context میں آگئی بنیادی ضرورت ہے وہ یہ ہے۔ معلم، مدرس مربی کی سطح پر جو کہ آئندہ نسل کی تیاری کا ذمہ دار اور بنیادی Catalyst اور اس کی رہنمائی کے مقام پر فائز ہے۔ اگر اس منصب پر معلم، مدرس یا مربی Context سے آگاہ اور پوری طرح Mature ماستر نہیں تو ہماری نسل جس نے ہمارے معاشرے، ہماری معیشت، ہماری ثقافت کی باغ ڈور سنبھالنے اور اس مشن کو آگے آنے والی منزلوں تک لے جانا ہے، اس کے لیے کفو اور اہل نہیں بن سکتے۔ یہ Approach ہمارے حال اور مستقبل دونوں کے لیے برابر کی اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارا شخص، ہمارا مقام اور ہماری خوشگواری اس کنجی کو حاصل کرنے اور اپنے ہاتھ میں رکھنے سے مسلک ہوگی۔



بارش کا پانی محفوظ کرنے کے جدید طریقے

تحقیق: محمد پرویز جگوال

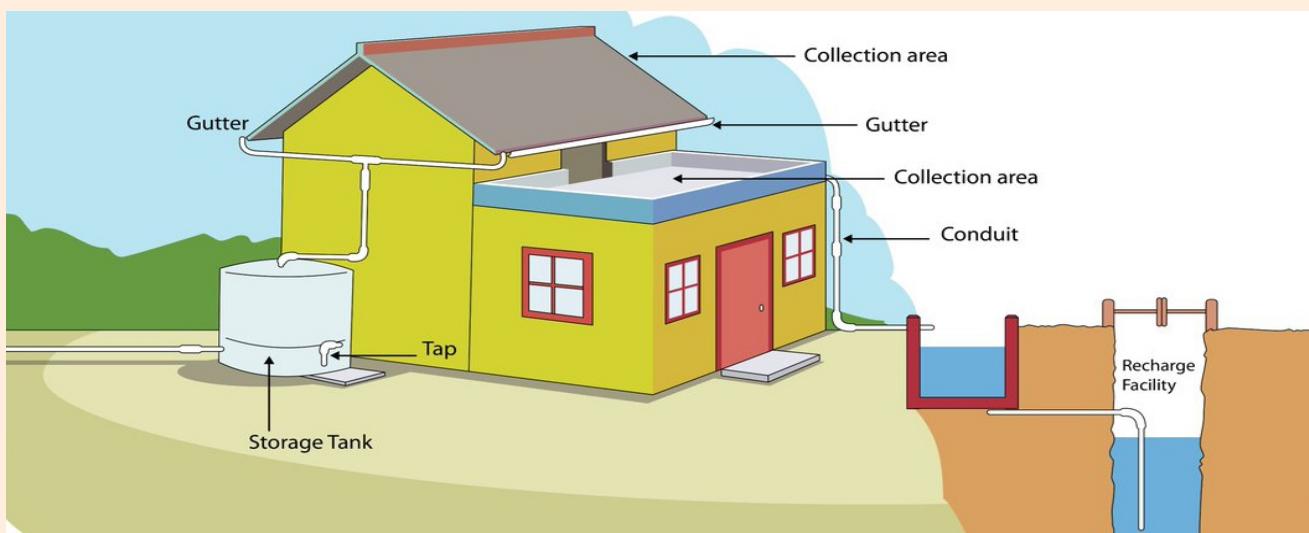
"پانی کی قلت کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پانی کی تقسیم کا مسئلہ ہے" اسٹین کار کا یہ کہنا واقعی بارش کے پانی کا حصول، پانی کی ری سائنس کلنگ، اور پرمائلچر (Permaculture) کے طریقوں سے متعلق اگر ہم غور کریں تو درست معلوم ہوتا ہے۔ پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جن کو آنے والے وقت میں پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسلئے وقت سے پہلے عوام کو اس سے نپٹنے کے لئے تیار کرنا اور آگاہی پیدا کرنا ضروری ہے۔

زیادہ تر علاقوں میں ان قدرتی وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے، قدرتی وسائل کو محفوظ کرنے اور ان کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی کمی ہے۔

اب ہم بارش کے پانی کو جمع کرنے اور پانی کے تحفظ کے طریقوں کا ذکر کرتے ہیں جو کاشتکاری اور پرمائلچر میں استعمال ہوتے ہیں۔ Rain Water Harvesting (Rain Water Harvesting) رین واٹر ہارویسٹنگ بارش کے پانی کو کسی عمارتی ڈھانچے یا دوسری سطح سے جمع کرنے کا نام ہے تاکہ اسے استعمال کے لیے ذخیرہ کیا جاسکے۔

رین واٹر ہارویسٹنگ (Rain Water Harvesting)

زمین کی سطح کا 71 فیصد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ دنیا بھر کے سمندر دنیا کے 96 فیصد پانی پر مشتمل ہیں۔ میٹھا پانی ہمارے دریاؤں، آبی بخارات، جھیلوں، برف کی تہوں، گلیشیر ز اور آبی ذخائر میں بھی دستیاب ہے۔ پانی ہمیشہ ٹھوس، مائع اور بخارات کے درمیان مسلسل حرکت میں رہتا ہے۔ زمین کا پانی ہمیشہ ہائیڈرولوجک سائیکل کے اندر حرکت کرتا ہے۔



سطح زمین پر بہنے والے بارشی پانی کو محفوظ کرنا



1- سولیز (Swales)

سویل ایک نسبی جگہ ہوتی ہے جو کھیت کی زمین کو سیراب کرنے، پانی کے تیز بہاؤ کو کم کرنے، کٹاؤ کو کم کرنے اور مٹی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ سولیز زیر زمین بہاؤ میں پانی کے پیڑن کو تبدیل کرتے ہیں۔ بہاؤ کو تبدیل، پانی کو کم اور جہاں ہمیں بارش کے پانی کی ضرورت ہے وہاں ری ڈائرنیکٹ کرتے ہیں۔

2- کی لائن (Keyline) ڈیزائن

زمین پر بارش کے پانی کے قدرتی وسائل کو زیادہ سے زیادہ محفوظ بنانے کے لیے Permaculture میں استعمال ہونے والی زمین کی بناءت اور ترتیب کی تکنیک Keyline Design کہلاتی ہے۔ جو ہماری زمین سے گزرنے والے پانی کے قدرتی بہاؤ کے طریقہ کار کو کنٹرول کرتا ہے اور پانی کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے۔



کی لائن ڈیزائن میں ڈیموں، آپاشی کے علاقوں، سڑکوں، باڑوں، کھیت، عمارتوں اور درختوں کی ترتیب اور پوزیشن کا تعین کرنے کے لیے زمین Remaping کا استعمال کیا جاتا ہے۔ قدرتی پیڑن اور ماحول کا استعمال کرتے ہوئے یہ طریقہ مٹی کے معیار اور زرخیزی کو بحال رکھتا بلکہ اس کو بہتر کرتا ہے۔

3- والرانی نظام (Vallerani System)

(VS) "Vallerani System" انسانی اور قدرتی وسائل کے تکنیکی اور سماجی و اقتصادی مربوط انتظام کے لیے ایک نیا نقطہ نظر ہے۔



یہ خبر اور نیم بخراز میں پر کام کرنے کے طریقہ کار پر مشتمل ہے تاکہ زندگی کو واپس لایا جاسکے اور انحطاط شدہ مٹی کو بحال کیا جاسکے۔ یہ طریقہ کار بخراور صحرائی زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

4- ٹرینچرا (Trinchera) اور گابیون (Gabion)

خشکی اور بارش کے پانی کی ذخیرہ اندوzi کو بحال کرنے کے لیے ٹرینچرا (Trinchera) پھر کے چیک ڈیم بنائے گئے ہیں جن میں یہ پانی جمع ہوتا ہے۔ Gabion طریقہ Trinchera کا ایک بڑے پیمانہ پر استعمال ہے۔ گابیون پھر سے بننے والے تالاب ہیں جن میں جستی تار اور ڈیم ڈھانچے کی جالی استعمال کی جاتی ہے۔ یہ خشک زمین کی بحالی اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کا جدید طریقہ کار ہے۔



5- واتر ریٹینیشن لینڈسکپس (Water Retention Landscapes)



یہ ایسا زمینی ڈیزاائن ہے جو کشاور موسمایاتی تبدیلی سے متاثرہ علاقوں کے بچاؤ کے لیے انسانوں کی بنائی ہوئی جھیلوں اور عمارتی چھتوں کا استعمال کرتا ہے اور پانی کو جمع کرتا ہے۔ زمین کو چھوٹی چھوٹی جھیلوں میں اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ پانی ان میں جمع رہے اس کا فلو نہ ہوتا کہ اس کے ضیاء کا امکان کم سے کم ہو۔ عام طور پر بارش کے پانی کو جمع کرنے کے دو طریقے ہیں، یعنی سطح زمین کے پانی کے بھاؤ کا کنٹرول اور عمارتی چھتوں کے پانی کا کنٹرول اور محفوظ بنانا۔ رین و اٹر ہارویسٹنگ بارش کے پانی کو ضائع

کرنے کے بجائے جگہ پر دوبارہ استعمال کے لیے جمع کرنا اور ذخیرہ کرنا ہے۔ ذخیرہ شدہ پانی کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسے باغبانی، آپاشی وغیرہ۔

چھتوں سے بارش کا پانی محفوظ کرنے کا طریقہ:

بارش کا پانی جہاں گرتا ہے اسے وہی پر محفوظ اور سٹور کیا جاسکتا ہے۔ چھتوں کی بناؤٹ یا کناروں پر رکاوٹیں بنائیں کہ پانی کو ایک رخ پر بہاؤ دیا جاتا ہے جہاں سے اس کو محفوظ پائپ کا نظام بنایا کر ایک جگہ سٹور کیا جاتا ہے۔ اس کو فلٹر کر کے پینے کے لئے بھی قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے اور آپاشی کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسے یا تو ٹینک میں محفوظ کیا جاتا ہے یا پھر بنائے گئے آپاشی راستوں کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کم خرچ اور بہت مفید ہے اور اگر اس سچے طریقے سے لاگو کیا جائے تو علاقے کے زیریں میں پانی کی سطح کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

یہ نظام بنیادی طور پر درج ذیل ذیلی اجزاء پر مشتمل ہے:

1۔ پانی کو زیادہ سے زیادہ گرفت میں لانا

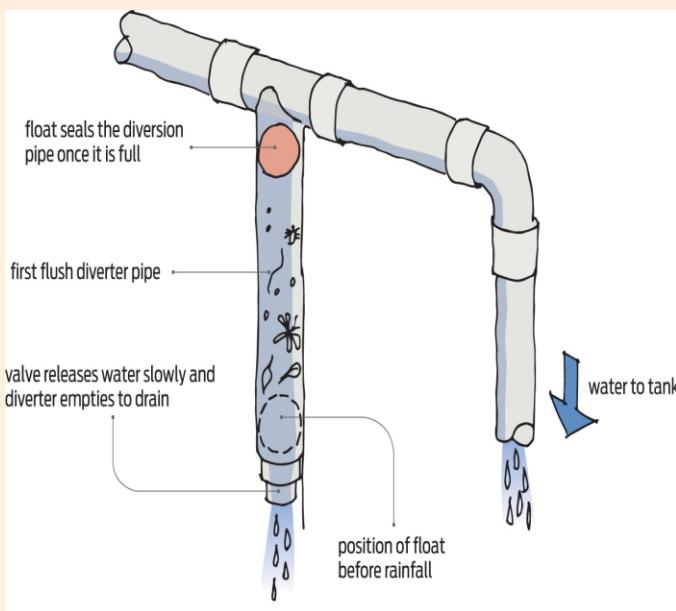
وہ سطح جس پر براہ راست بارش ہوتی ہے وہ بارش کے پانی کے ذخیرہ کرنے کے نظام کی گرفت ہے۔ یہ چھت، صحن، پکی یا کچی کھلی زمین ہو سکتی ہے۔ چھت فلیٹ RCC / پتھر کی چھت یا ڈھلوانی چھت ہو سکتی ہے۔ لہذا کچھ منٹ وہ علاقہ ہے، جو درحقیقت بارش کے پانی کو اکٹھا کرنے میں معاون ہے۔

2۔ نقل و حمل

چھت سے بارش کے پانی کو پانی کے پائپوں کے ذریعے جمع کر کے نیچے لیعنی سٹور تک پہنچایا جاتا ہے۔ پانی کے پائپ مطلوبہ صلاحیت کے (PVC پائپ) ہوتی ہے۔ ڈھلوان چھتوں سے پانی اکٹھا کر کے پائپ سے نیچے لے جایا جاتا ہے۔ چھتوں پر، پرانالے کے منہ میں تیرنے والے مواد کو روکنے کے لیے تار کی جا لگائی جاتی ہے۔



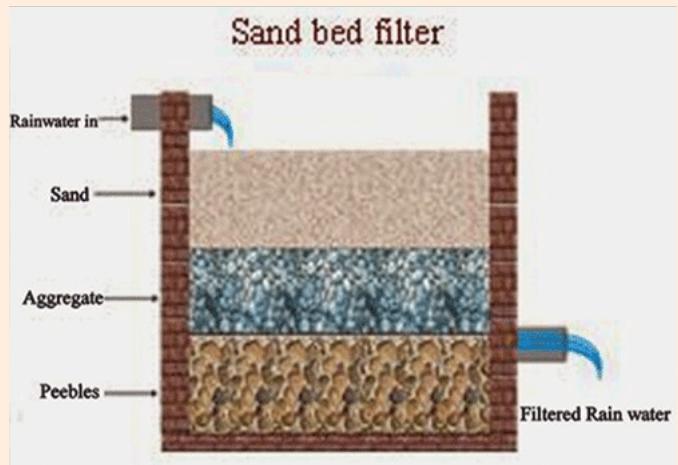
3۔ پہلا فلاش (First Flush)



پہلا فلاش ایک ایسا آلہ ہے جو جمع ہونے والے بارش کے سب سے پہلے پانی کو فلاش کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بارش کے پہلے شاور فلاش آف کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جمع ہونے والے پانی میں جو کچھ ایا گندہ پانی اگر ہوتا تو وہ نکل جائے۔ یہ خشک موسموں میں چھٹ پر جمع ہونے والی گرد اور دیگر مواد کو صاف کرنے میں بھی مدد کرے گا۔ ہر ڈرین پاسپ کے آؤٹ لیٹ پر پہلے بارش کے کچھ پانی کو الگ کرنے کا انتظام کیا جانا چاہیے۔

4۔ فلٹریشن۔ (Filtration)

روف ٹاپ رین واطر ہارویسٹنگ کے حوالے سے ہمیشہ کچھ شکوہ و شبہات پائے جاتے ہیں کیونکہ اس بات کا خدشہ ہوتا ہے کہ بارش کا پانی زیر زمین پانی کو آلودہ نہ کر دے۔ اگر مناسب فلٹر میکانزم نہ اپنایا گیا تو اس خوف کا درست ہونا بعید از امکان نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ اس بات کا تمام تر خیال رکھا جائے کہ زیر زمین گٹر کی نالیوں میں لکھ نہ ہو، اور قریبی علاقے میں کوئی رسائونہ ہو۔ فلٹر ز پانی کی صفائی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ گندگی،



رنگ اور جراثیبوں کو موثر طریقے سے دور کیا جاسکے۔ بارش کی پہلی فلاش کے بعد، پانی کو فلٹر ز سے گزرنا چاہیے۔ ایک بھری، ریت، اور میش فلٹر کو ڈیزائن کر کے اس سٹورنچ ٹینک کے اوپر رکھا جاتا ہے۔ اس سٹورنچ ٹینک میں بارش کے پانی کو صاف رکھنے کے لیے یہ میش فلٹر بہت ضروری ہے۔ یہ مٹی، دھول، پتے اور دیگر نامیاتی مادے کو اس سٹورنچ ٹینک میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔

ہر بارش کے سپیل کے بعد فلٹر کو صاف کیا جاتا ہے۔ بھرے ہوئے فلٹر بارش کے پانی کو آسانی سے اس سٹورنچ ٹینک میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ریت یا بھری میڈیا کو فلٹر میں تبدیل کرنے سے پہلے نکال کر دھونا چاہیے۔

عملی طور پر فلٹر کی مختلف اقسام ہیں، لیکن بنیادی کام پانی کو صاف کرنا ہے۔ مختلف قسم کے فلٹر کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1۔ ریت بھری کا فلٹر

یہ عام طور پر استعمال ہونے والے فلٹر ہیں، جو انٹوں کی چنانی سے بنائے جاتے ہیں اور کنکر، بھری اور ریت سے بھرے ہوتے ہیں۔

2۔ چارکول فلٹر (Charcoal Filter)

چارکول کے فلٹر ٹینکی یا ڈرم میں بنائے جاسکتے ہیں۔ کنکر، بھری، ریت اور چارکول سے ڈرم یا چیمپیر کو بھرا جاتا ہے۔ ہر پرت کو تار میش اجالی سے الگ کیا جاتا ہے۔ چارکول کی پتلی تہبے بدبو جذب کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔



PVC-3 پائپ فلٹر

یہ فلٹر 1 سے 1.20 میٹر لمبائی کے PVC پائپ سے بنایا جاسکتا ہے۔ پائپ کا قطر چھٹت کے رقبے پر مختص ہے۔ چھانچ قطر۔ پائپ 1500 مربع فٹ کے لیے کافی ہے اور 8 انج قطر کا پائپ 1500 مربع فٹ سے زیادہ کی چھتوں کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ پائپ کے Inlet اور Outlet پر فلٹر پیش کے لئے سسٹم لگایا جاتا ہے۔

4۔ سپنچ فلٹر (Sponge Filter)

یہ ایک سادہ فلٹر ہے جو پی وی سی ڈرم سے بنایا جاتا ہے جس میں ڈرم کے نیچے میں اس فنچ کی پرت ہوتی ہے۔ یہ سب سے آسان اور ستابدار فلٹر ہے، جو رہائشی یونٹوں کے لیے موزوں ہے۔



زمینی پانی کو روی چارج (Recharge) کرنا

زمینی آبی ذخائر کو مختلف قسم کے ڈھانچے کے ذریعے روی چارج کیا جاسکتا ہے تاکہ بارش کے پانی کو سطح زمین سے ضائع ہونے کے بجائے زمین میں میں جمع کیا جاسکے۔ عام طور پر استعمال ہونے والے روی چارجنگ کے طریقے:-

1۔ بورویلز کی ری چارجنگ (Bore Well Recharge)

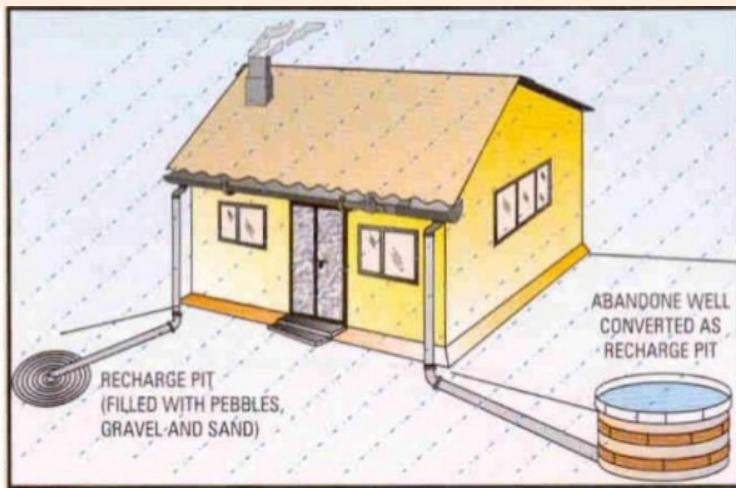
umarat کی چھت سے جمع ہونے والے بارش کے پانی کو ڈرین پاپ کے ذریعے سیبلمنٹ یا فلٹریشن ٹینک کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ صفائی کے بعد، فلٹر شدہ پانی کو آبی ذخائر کو دوبارہ چارج کرنے کے لیے بورویلوں کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ غیر استعمال بورویلوں کو بھی ری چارج کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔



سیبلمنٹ ٹینک /فلٹریشن ٹینک کو Catchment کے ربی، بارش کی شدت اور ری چارج کی شرح کی بنیاد پر ڈیزائن کیا جاسکتا ہے۔ ری چارج کرتے وقت، تیرتے ہوئے مادے، مٹی اور گرد کے لئے رکاوٹ ہونی چاہیے کیونکہ یہ ری چارج کے عمل کو روک سکتا ہے۔ آلوگی سے بچنے کے لیے پہلے ایک یادوشاور زکو بہادیا جاتا ہے۔ جسے First Flush کہا جاتا ہے۔

2۔ ری چارج (Recharge) گڑھ

ری چارج گڑھ کسی بھی شکل کے مستطیل، مربع یا دائرہ کے چھوٹے گڑھے ہوتے ہیں جو انبوں یا پھر کی چنانی کی دیوار کے ساتھ وقفہ وقفہ سے ویپ ہول کے ساتھ کنٹریکٹ ہوتے ہیں۔ گڑھ کے اوپری حصے کو سوراخ شدہ ڈھنکنوں سے ڈھانپا جاسکتا ہے۔ گڑھ کے نچلے حصے کو فلٹر میڈیا سے بھرا جاتا ہے۔

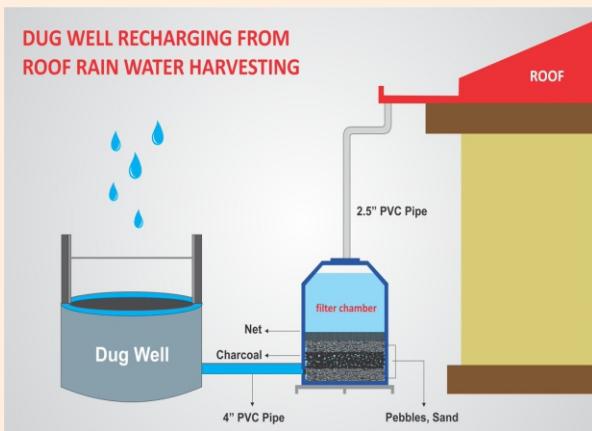


گڑھ کی گنجائش کو Catchment ایسا، بارش کی شدت اور مٹی کے ری چارج کی شرح کی بنیاد پر ڈیزائن کیا جاسکتا ہے۔

عام طور پر، گڑھ کے طول و عرض 1 سے 2 میٹر چوڑائی اور 2 سے 3 میٹر گہرے ہو سکتے ہیں۔

یہ گڑھ آبی ذخائر کو ری چارج کرنے کے لیے موزوں ہیں۔

Dug Wells-3 (کھو دے گئے کنوں کی روی چار جنگ)



کھو دے گئے کنوں کو رتچارج ڈھانچہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ چھپت سے بارش کا پانی فلٹریشن بیڈ سے گزرنے کے بعد کھو دے ہوئے کنوں کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ رتچارج کی شرح کو بڑھانے کے لیے کھو دے ہوئے کنوں کی صفائی اور صاف کرنے کا کام باقاعدگی سے کیا جانا چاہیے۔ بورویل (BoreWell) روی چار جنگ کے لیے تجویز کردہ فلٹریشن کا طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

4۔ رتچارج (Recharge) خندقیں

رتچارج خندق وہاں بنائی جاتی ہے جہاں مٹی کی اوپری پرت پتلی ہوتی ہے۔ رتچارج خندق زمین پر کھدائی کر کے کنکر، پتھر یا اینٹوں سے بھری جاتی ہے۔ یہ عام طور پر سطح پر پانی کے بہاؤ سے کٹائی کروکنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ خندق کی لمبائی اور گہرائی متوقع بہاؤ کی مقدار کے مطابق طے کی جاتی ہے۔



یہ طریقہ چھوٹے گھروں، کھیل کے میدانوں، پارکوں اور سڑک کے کنارے نالیوں کے لیے موزوں ہے۔ رتچارج خندق کا سائز 0.50 سے 1.0 میٹر چوڑا اور 1.0 سے 1.5 میٹر گہرا ہو سکتا ہے۔

5۔ پرکولیشن ٹینک (Percolation Tank)



پرکولیشن ٹینک ایک مصنوعی طور پر بنایا گیا سطحی آبی جسم ہے۔ سطح زمین سے پانی کے بہاؤ اور چھپت کے اوپر کے پانی کو اس ٹینک کی طرف موڑا جاتا ہے۔ ذخیرہ شدہ پانی کو براہ راست باغبانی اور گھریلو استعمال میں لا جایا جاسکتا ہے۔ پرکولیشن ٹینک شہری علاقوں کے باغات، کھلی جگہوں اور سڑک کے کنارے گرین بیلٹس میں

بنائے جاسکتے ہیں۔

گھر یو استعمال کے لئے بارش کے پانی کو محفوظ کرنے اور قبل استعمال بنانے کا آسان ترین، موثر اور سستا طریقہ کونسا ہے؟

ایک عام گھر کے لئے بارش کا پانی محفوظ اور قابل استعمال بنانے کے لئے ستا، آسان اور مناسب طریقہ:

مندرجہ بالاتم طریقہ کا ضرورت اور بارشی پانی کی دستیابی کے لحاظ سے ہیں، لیکن اگر ہم یہ چاہئیں کہ گھر یو سطح پر بارش کے پانی کو محفوظ بنائیں تو سب سے بہترین طریقہ Well کی ری چارجنگ ہے جس کے ذریعے کھودے گئے کنوں کو بطور واٹر ٹورنچ استعمال کر کے پانی کو استعمال میں لا جائی سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اضافی پانی زیریز میں پانی کی سطح میں اضافہ کا باعث بھی بنتا ہے۔ اس طریقہ کا مرکوز کر کے پائپ کے ذریعے فلٹر اور ریت، بھری ڈالی گئی ٹینکیوں میں سے گزر کر فلٹر ہو جاتا ہے جو بالآخر ایک بڑے کنوں اٹینک میں ڈال کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں WWF بارشی پانی کو محفوظ بنانے کے لئے Australian Aid کے تعاون سے ملک کے مختلف علاقوں میں پراجیکٹس لگا رہی ہے۔ جس سے لوگوں کو پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھ بارشی پانی کو صاف اور محفوظ کرنے سے متعلق آگاہی بھی فراہم ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک عام گھر کے لئے PVC پائپ فلٹر بھی ستا اور مفید ذریعہ ہے جس کو استعمال کر کے صاف پانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔



خوراک میں خود کفیل پاکستان

تحریر: (راجہ ناسک نذیر)



سکتے ہیں۔

• چھوٹے پیانے پر کاشنکاری کی حوصلہ افزائی:

چھوٹے پیانے پر کاشنکاری مقامی خوراک کی پیداوار کو فروغ دینے میں مدد کر سکتی ہے۔ پاکستان کو چھوٹے کسانوں کو قرضے کی سہولیات، تکمیلی کی مدد اور مارکیٹ میں مدد فراہم کر کے چھوٹے پیانے پر کاشنکاری کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

• دیہی انفراسٹرکچر تیار کرنا:

دیہی انفراسٹرکچر، جیسے سڑکیں، خوراک کی پیداوار اور تقسیم کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے۔ ہمیں دیہی انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے تاکہ سامان کی نقل و حرکت میں آسانی ہو اور فصل کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کیا جاسکے۔

• فوڈ پروسینگ اور تحفظ کو بہتر بنانی:

فوڈ پروسینگ اور تحفظ میں کھانے کے ضیاءں کو کم کرنے کو خراب ہونے والی اشیا کی مدت کو بہتر بنانے میں مدد سکتی ہیں۔ ہمیں فوڈ پروسینگ اور تحفظ کی صنعتوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تاکہ زرعی پیداوار کی قدر میں اضافہ ہو اور روزگار کے نئے موقع پیدا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ خوراک کی پیداوار میں خود کفیل بننے کے لیے درج ذیل اقدامات کی ضرورت ہے جس میں زرعی پیداوار میں اضافہ، جدید زراعت کے طریقوں کو فروغ دینا، تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری، چھوٹے پیانے پر کاشنکاری کی حوصلہ افزائی، دیہی انفراسٹرکچر کی ترقی، اور فوڈ پروسینگ اور تحفظ کی صلاحیتوں کو بڑھانا شامل ہے۔

خوراک کی پیداوار میں خود کفیل بننا ایک پیچیدہ چلنج ہے جس کے لیے ایک مضبوط نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ درج ذیل اقدامات ہمیں خوراک کی پیداوار میں خود کفیل بننے میں مددے سکتے ہیں۔

• زرعی پیداوار میں اضافہ:

زرعی طور پر مستحکم ہونے سے پاکستان میں خوراک کی پیداوار کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ آپاشی کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری، اعلیٰ معیار کے بیجوں اور کھادوں کے استعمال اور جدید تکنیکاں کی ایسے عوامل ہیں جو کہ زرعی پیداوار میں اضافے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ہمیں کسانوں کو پھلوں اور سبزیوں جیسی اعلیٰ قیمت والی فصلیں کاشت کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

• پائیدار زراعت میں فروغ:

پائیدار زراعت کے طریقوں سے مٹی کو بہتر بنانے اور نقصان دہ کیمیکلز کے استعمال کو کم کرنے میں مدد سکتی ہے، جس کے نتیجے میں زیادہ پیداوار اور بہتر معیار کی پیداوار ہو سکتی ہے۔ ہمیں تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے آگاہی پیدا کر کے پائیدار زراعت کے طریقوں کو فروغ دینا چاہیے۔

• تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری:

ہمیں فصلوں کی نئی اقسام تیار کرنے کے لیے تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے جو مقامی حالات کے مطابق بہتر ہوں اور کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف زیادہ مزاحم ثابت ہوں۔ یہ تحقیقی ادارے قائم کر کے ہم جدید تکنیکاں کے ذریعے نئی کھادیں اور مشینی متعارف کروا



خوارک میں خود گالفت کا سفر



(9A)

پاکستان ایک غریب اور ترقی پذیر ملک ہے۔ قلم کی نوک سے لہو روشنی کی صورت میں نکلتا ہے جب ملک کے ساتھ کی گئی نا انصافی کی داستان کو تحریر کیا جاتا ہے۔ اول تو تحشیت قوم ہم خود مجموعی طور پر کسی طرح اس ملک کے ساتھ مخلص نہیں! ہم نے اس ملک کو اپنے گھروں کے دروازے کھول کر پان کی پچکاری، کوڑا اور آلو دگی فراہم کی ہے۔ ہم نے اس ملک سے ملنے والی بے شمار نعمتوں کو بڑی فراغدی سے ضائع کیا ہے۔ پانی کے نکلے کے نیچے دو گھنٹے تک موڑ سا نیکل دھونے کے بعد اس گرتے ہوئے پانی کو بندنہ کر کے ہم پانی کو بے دریغ ضائع کرتے ہیں۔

پاکستان میں غربت کے مسائل

مگر یہ تو ایک کثیر تعداد میں مدقائق سے ہوتا آ رہا ہے نہ جانے کون سی غیر معمولی قوت ہمارے ملک کو تھامے ہوئے ہے۔ پاکستان میں بیروزگاری کا بڑا مسئلہ ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ساتھ روزگار کا فقدان کافی عرصے سے دیکھا جا رہا ہے۔ اگر نوجوانوں کو موثر کاروبار کی فراہمی نہ کی گئی تو بیروزگاری بہت سے جرام کی جڑ ثابت ہوگی۔

امپورٹ کی حوصلہ شنی

غیر مملک سے اشیاء درآمد کرنے پر زیادہ سے زیادہ ٹکس لگایا جائے۔ صرف ضروری اشیاء کی درآمد پر اجازت دی جائے۔ مثلاً مشینری، طبی کتب اور جدید سائنسی سامان وغیرہ۔ اشیائے صرف وغیر ضروری چیزیں منگوانے پر پابندی لگادی جائے۔ ملکی صنعت کو ترقی دینے کا یہ سب سے بڑا حرہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ چیزیں ملک میں بنیں اور لوگوں میں حب الوطنی کے جذبے کو بیدار کیا جائے۔ ہماری صنعتیں پروڈکٹس کی زیادہ سے زیادہ ایکسپورٹ کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی جائے۔ جس میں ہر مند غیر ہمند افراد کے لیے روزگار کے موقع پیدا ہونگے۔ اپنے ملک سے خام مال کی ایکسپورٹ بند کی جائے۔ اسے اپنی صنعتوں کے لیے استعمال کیا جائے۔ پاکستان میں غیر ملکی گھریلو سامان کی مارکیٹیں بند کر دی جائیں۔ ملک میں بننے والی اشیاء کی زیادہ سے زیادہ کھپت کی جائے۔



خوراکی خودکفالت سبز انقلاب سے

فرزانہ اختر

دنیا بھر میں زراعت ایک اہم شعبہ ہے جو نہ صرف لوگوں کی خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کو پورا کرتا ہے بلکہ اربوں ڈالر کی تجارت کا باعث بھی بنتا ہے۔ معیشت میں اس شعبہ کا بہت بڑا کردار ہے اور اس سے متعلقہ پیشے روزگار کا ذریعہ ہے۔ پاکستان کا زرعی سیکٹر بہت سی مشکلات کا شکار ہے۔ اس طرح زرعی شعبے کی مربوط ترقی کے لیے اگر وفاقی اور صوبائی ادارے مل کر کچھ پالیسی تشكیل دیں تو پاکستان میں سبز انقلاب آ سکتا ہے۔

توانائی کے مقابل ذرائع

زرعی پیداوار میں چونکہ ملک بھر میں تمام رقبے کو نہری پانی کی سہولت مہیا نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی مصنوعی طریقے سے آپاشی کے لئے ٹیوب ویلوں کو وافر بھی یا ڈیزل میسر آ سکتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ تو انائی کے مقابل ذرائع کی ترقی پر غور کیا جائے گا۔

کاشتکاری کے آسان طریقے

خوراک میں خودکفالت اور کپاس اور دیگر اجنس کی بآمدات کی سطح میں اضافہ کرنے کے لئے زرعی پیداوار میں اضافے کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ فصل کی کاشت سے پہلے، فصل تیار ہونے کے دوران اور فصل کی کٹائی کے بعد ہونے والے نقصان پر کنٹرول کرنے کے لئے قابل عمل اور ایسے آسان طریقے وضع کیے جائیں جو کہ ناخواندہ کاشتکار کو بھی با آسانی سمجھیں اور وہ ان پر عملدرآمد کر سکے۔

گوداموں کی کمی

فصل کی کٹائی اور چڑھائی کے بعد اس کو محفوظ رکھنے کے لیے قبل اعتبار گوداموں یعنی کھلیانوں کی تیاری کا بھی ایک مؤثر نظام تیار کیا جانا ضروری ہے کیونکہ گوداموں کی کمی کے باعث بعض اوقات گندم اور دیگر اجنس بھاری مقدار میں بارشوں اور طوفانوں کی نذر ہو جاتے ہیں۔

جدید ٹکنالوژی کا استعمال

زرعی شعبے کو سائنسی طرز پر استوار کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ کاشتکاروں کو موسم کی صورتحال سے بروقت آگاہ کرنے اور فضلوں کی بباہی سے بچانے کے لئے بروقت حفاظتی اقدامات کے لئے ترغیب دینے کے لئے اور کاشتکاروں کو احتیاطی تدابیر کے حوالے سے مشورے بھی دیئے جانے چاہیں۔

آسان قرضے کی سہولت

ملک میں کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی اور زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے کھاد اور بیج وغیرہ کی بروقت فراہمی کو لیکنی بنانے کے لیے کاشتکاروں کو آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

بآمدات میں اضافے

ہمارا ملک زرعی معیشت رکھنے کی باوجود متعدد اشیاء خوردنوش بیرون ملک سے منگوتا ہے۔ ہم ایک زرعی ملک ہونے پر فخر کرتے ہیں مگر زرعی وسائل سے کس قدر فائدہ اٹھایا جا رہا ہے خوراک کی پیداوار سے واضح ہو جاتا ہے۔ زرعی سائنسدانوں کی محنت اور جدید ٹکنالوژی کے فروغ سے ملک کی زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے اور بآمدات میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔



خوراک میں خودکفالت کے لیے اقدامات

عالیہ انجمن

سال 2020 میں ہونے والے کروناؤنوس کے آغاز سے جہاں کئی ترقی یا نتیجہ ممالک متاثر ہوئے وہیں ترقی پذیر ممالک مزید بحرانوں کا شکار ہوئے جن میں سب سے زیادہ بحران کا سامنا خوراک کے معاملے میں دیکھنے میں آیا۔ پاکستان بدشتمی سے ان چند ممالک میں سے ایک ہے جہاں اس وقت بھی خوراک کا شدید بحران ہے۔ عوام خاص طور پر غریب اور مزدور طبقہ خوراک میں خودکفیل نہ ہونے کی وجہ سے ایک ایک روٹی کے حصول کے لئے دربرہ چکا ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود کو خوراک کے معاملے میں خودکفیل بننے کے لیے ایسے اقدامات اٹھائیں جن سے نہ صرف موجودہ دور میں خوراک کے بحران سے نکل سکیں بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کو بھی خوراک کے باعزم حصول کے لیے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

خوراک میں خودکفیل ہونے کے لئے سب سے پہلے ہمارے زرعی شعبے کا مضبوط ہونا انتہائی ضروری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ کم زخول اور آسان اقتاط پر کسانوں کو زرعی آلات، میشین وغیرہ فراہم کی جائیں جن سے ان کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ زیادہ مزدوری دینے کی بجائے فصل کٹائی بوائی کے لیے آسان طریقے سے کرنے کے قابل ہوں اور ان سے حاصل شدہ فوائد عام عوام تک کم قیمتیوں میں پہنچیں اور لوگ چیزیں ذخیرہ کرنے سے بچیں۔ کیونکہ جب کھانے پینے کی اشیاء مہنگی ہوں گی تو لوگ ان کی ذخیرہ اندازوی کرنا شروع کریں گے۔ جب کہ خوراک کے معاملے میں خودکفالت کے لئے ذخیرہ اندازوی سے بچنا ضروری ہے۔

کچھ علاقوں میں مویشیوں کی فارمنگ کے ذریعے بڑے پیمانے پر گوشت اور دودھ کی مصنوعات تیار کی جاسکتی ہیں۔ تو ایسا کرنے کے لئے کچھ رکاوٹوں کو دور کرنا ہو گا مثلاً جگہ کا انتخاب، صاف سترہائی کا خیال وغیرہ۔

کاشتکاری کے روایتی طریقوں کو تبدیل کرنا ہو گا۔ جس کے لیے پانی کے ذخیرے کو زراعت کے قابل بنانے کے لیے فوری طور پر محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔

غذائی اشیاء کی پیداوار میں خود انحصاری انتہائی ضروری ہے تاکہ خوراک کی پیداوار کے اہداف کو حاصل کیا جاسکے۔ آج حالات یہ ہیں کہ جن اجناس کو ہم یہ وہ ملک بھیج کر فائدہ اٹھاتے تھے ان کی رسائی بھی علمی منڈی تک پانا مشکل ہو چکا ہے۔

اپنے وسائل کو بروئے کارلاتے ہوئے فصلوں، باغات وغیرہ کو قدرتی آفات مثلاً سیلاب وغیرہ سے ضائع ہونے سے بچائیں تاکہ سیلابی پانی فصلوں کی تباہی کا باعث نہ بنے۔ گزشتہ برس آنے والے سیلاب نے ملک کے زیادہ تر حصولوں میں موجود فصلوں کو بری طرح تباہ کیا جس کے باعث خوراک کے معاملے میں ایسی بحرانی کیفیت شروع ہوئی جو آج تک برقرار ہے۔ لہذا ایسے حالات سے بچنے کے لیے اقدامات انتہائی ضروری ہیں۔

خوراک کے معاملے میں خودکفیل ہونے کے لیے ہر فرد کو انفرادی طور پر بھی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے زمین ہموار کر کے اپنی ضرورت کے تحت سبزیاں وغیرہ اگائی جائیں جس سے کچھ حد تک اشیاء کی پیداوار کا حصول گھر ہی سے ممکن ہو جائے گا۔ ایسے چھوٹے چھوٹے اقدامات ہمیں خوراک کے معاملے میں خودکفیل بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں لیکن یہ اقدامات محنت طلب ہیں۔



خوراک کی خودکفالت اور زرعی شعبہ

شازیہ آصف

آج کل پاکستان کو جس طرح خوراک کے بھر انوں اور مہنگائی کے طوفانوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس صورتحال میں پاکستان کو خوراک میں خودکفیل ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ پاکستان میں بنیادی خوراک آٹا، چاول، گھنی، چینی پھل سبزیاں ہیں لیکن اب کئی سالوں سے ملک میں آٹے کا بھر ان دیکھنے کو مل رہا ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہمارے ملک میں گندم کی پیداوار طلب سے زیادہ ہے۔

ہماری خوراک کا سب سے اہم جزو ہی آٹا ہے جو تو انائی فراہم کرنے کا 72 فیصد حصہ دار ہے جس میں فی کس کھپت 124 گلوگرام ہے۔ پھر بھی اکثر اوقات گندم اور آٹا منڈیوں تک نہیں پہنچتا اور ہماری منڈیوں میں آٹا نایاب ہو جاتا ہے اور پھر آٹا مہنگے داموں فروخت ہوتا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور معیشت کے لیے زرعی شعبہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک تو ہے لیکن یہاں زراعت کے پیشے سے مسلک کسان کو وہ عزت و مقام حاصل نہیں جس کے وہ حقدار ہیں۔ اگر ہم اپنے کسانوں کو عزت دیں گے تو وہ مزید خوشی اور لگن سے کام کر کے ملکی معیشت کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم گندم کی پیداوار کو مزید بہتر کریں۔ زرعی زمین میں وہ خزانے ہیں کہ اگر ان پر توجہ دی جائے تو یہ کم یا ختم نہیں ہوں گے بلکہ مزید بڑھتے جائے گے۔

خوراک میں خودکفیل ہونے کے لیے آبادی کو نظر ہو کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

کاشنکاری اس ملک کا وہ واحد شعبہ ہے جس میں کسی قسم کی کرپشن نہیں لوٹ مارنی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ گندم کے حوالے سے ایسی پالیسیاں مرتب کی جائیں جن سے ہم گندم جیسی بنیادی خوراک میں خودکفیل ہو سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ گندم کے کاروبار پر سے ہر قسم کی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ تاکہ پاکستان میں گندم کا کاروبار وسیع پیانا پر چل سکے۔



خوراک میں کفالت اور زرعی نظام کی اصلاح

کینز فاطمہ۔ (9B)

ماہرین معاشیات کے مطابق کرونا وائرس سے پھیلنے والی و بائی امراض کے نتیجے میں انفرادی گھر انوں پر مالی بوجھ پہلے سے تیزی سے بڑھ چکا ہے۔ لوگوں کی 60 سے 70 فیصد آمدی کھانے پر خرچ ہو رہی ہے۔ پانچ یا چھا افراد پر مشتمل کنے کو یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ کیا کھانے کی سکرت رکھتے ہیں اور شاید سستی ہونے کی وجہ سے وہ کم غذائیت والی خوراک پر اکتفا کر لیں گے۔ ماہرین اس نظام میں اصلاح کی ضرورت پر تفقیق ہیں۔ اس ضمن میں پاکستان آج کل شدید غذائی تقلت مہنگائی اور بے روزگاری کا شکار ہے۔ اس کے حل کے لیے پاکستان کو خوراک کے معاملے میں خودکفیل ہونا بہت ضروری ہے۔ حکومت کسانوں کو نفع، کھاد، مشینی ستریٹ پر فراہم کرے اور بلا سود قرض فراہم کرے۔

اگر عوام اپنے وسائل کو دیکھتے ہوئے اپنے پاؤں پھیلائیں گے تو وہ کئی پریشانیوں سے نج سکتے ہیں۔ مثلاً زرعی زمین کو فروخت کرنے کی بجائے کاشت کیا جائے جس سے یہ ہو گا کہ اجناں خود بھی استعمال کی جاسکتی ہیں اور دوسروں کو نفع کر زر مبادلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔



خوارک میں خود کفالت میں ریاست کی ذمہ داری

شیرہ زاہد

قصہ ہے اس بلبل کا جو بھار کی رنگینیوں سے لطف اندوڑ ہوتا رہا اور گیت گا تارہ اور اپنے لیے سردیوں کے موسم کے لیے کوئی خوارک جمع نہ کر سکا۔ وہ چیزوں سے بہتر رہی جس نے لگا تارا نہ کھ مخت سے انداج جمع کر لیا۔

خوارک جو انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور جس میں خود کو، ملک کو خود کفیل بنانا پیغمبر انہ سنت ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ جب مصر کے بادشاہ نے قحط سالی کا خواب دیکھا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے نہ صرف خواب کی تعبیر بتائی بلکہ ملکی خزانے کو سنبھالنے کے لیے اپنی خدمات پیش کیں اور تمام صلاحیتوں بروئے کار لاتے ہوئے اپنے وطن کو معاشری بحران کا شکار ہونے سے بچایا اور ملک کو مضبوط معاشری بنیادوں پر کھڑا کیا۔

دوسری مثال فاروق عظیم رضی اللہ عنہ کی ہے کہ جنہوں نے دین کی تبلیغ اور فتوحات کے ساتھ ساتھ عوام کی روزی روتی کا خیال رکھا۔ ایک دن کے پیچے کا بھی سرکاری وظیفہ مقرر کیا کہ لوگوں کے پیٹ میں کچھ ہو گا تو وہ عبادت کر سکیں گے، دین کی تبلیغ کر سکیں گے، دوسروں کی خدمت تب ہو گی جب اپنا پیٹ پھر اہو گا۔

پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا دور، وہ دور ہے کہ جب لوگ زکوٰۃ کی رقم ہاتھ میں لے کر نکلتے تھے اور کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوتا تھا یعنی معاشری خوشحالی کا سنہری ترین زمانہ تھا۔ مگر قارئین کرام اسلام کے کارناموں پر فخر کرنے سے مسئلہ تھوڑی حل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔ اشیائے خوردنی کی ہمارے پاس بھر مار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان وسائل سے فائدہ اٹھایا جائے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت پلان بنائے جائیں اور پھر ان منصوبوں پر عمل درآمد بھی ہو۔

ملک چین اور بھارت کی طرح پوری قوم یہ تھیہ کر لے کہ ہم نے اپنی خوارک خود پیدا کرنی ہے۔ چین پر جب بحران آیا تو عوام نے کچے مکانات کو بھی زیر استعمال لایا اور چھتوں پر بھی فصل اگائی۔

مختلف مصنوعات، اشیائے خوردنوш کو برآمد کرنے کی بھی باقاعدہ پالیسیاں مرتب کی جائیں۔

ہر فرد (مرد و عورت) کو کامیلی چھوڑ کر مخت کا شعار اپنانا ہو گا۔

آزاد تجارتی معاهدے مروج کیے جائیں۔ کاشتکاری کے لیے نئی ٹینکنالوجی استعمال کی جائے۔

آپاٹی کا نظام، اناج کوڈ خیرہ کرنے اور کوڈ اسٹورنچ سمتیت زرعی بنیادی ڈھانچے میں مزید سرمایہ کاری کی جائے۔

بھارت کے وزیر اعلیٰ رفعت 'تو مر' نے لیڈز کا نفرنس 2022ء سے خطاب کرتے ہوئے چند تجویز پیش کیں جو قابل عمل ہیں کہ:

"زیادہ مقدار میں اناج کی پیداوار کو برقرار رکھنے کی غرض سے ہمیں پیداواریت میں اضافہ کرنا ہو گا۔ جس میں سبھی افراد کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اور سبھی کے لیے خوارک کمیت سے لے کر چھری کا نٹ تک کے مقولے کو پورا کیا جاسکے۔ خوارک کی ڈبے بندی کے لیے بھی پیداوار سے فسک تغییبی اسکیم نافذ کی جائیں۔"



خوراک میں خود کفالت اور جدید ٹکنالوژی

انیقہ کنوں

جب سنہ 1947 میں پاکستان وجود میں آیا تو دنیا بھر میں اسے ایسے ملک کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر پاکستان زراعت کی برآمدات پر نظر ثانی کرے تو مزید ترقی پذیر ممالک میں شامل ہوا تھا۔ لیکن اب پاکستان کو بہتر ملک کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر پاکستان زراعت کی برآمدات پر نظر ثانی کرے تو مزید ترقی پذیر ممالک میں شامل ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں اگر کسانوں کو سہولیات فراہم کی جائیں تو پاکستان میں زرعی مسئلہ جس میں خوراک کا مسئلہ سب سے زیادہ درپیش ہے حل ہو سکتا ہے۔ کسان اپنے کھیتوں میں مختلف طرح کی اشیاء اگا کر پاکستان کو خوراک میں خود کفیل بناسکتے ہیں۔ کسانوں کو جدید ٹکنالوژی کی فراہم کی جائے تاکہ اس کے استعمال کو بروئے کار لاتے ہوئے کاشتکاری کریں اور پاکستان کو برآمدات میں اضافہ ہو۔ کسانوں کو بہتر پیداوار والے نئے فراہم کیے جائیں اور آب پاشی کا مناسب انتظام تینی بنایا جائے۔

حکومت کو اعلیٰ سطح پر کسانوں کو سہولیات فراہم کرنی چاہیں جس سے ملک کی برآمدات کے ذریعے ترقی کی منازل طکی جاسکتی ہیں۔

کسانوں میں جدید ٹکنالوژی اور دیگر اشیاء کے استعمال کا شعور پیدا کیا جائے ان کو آلات کو استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی زمین بہت زرخیز ہے۔ یہاں ہر طرح کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ خوراک انسان کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ انسان کی طاقت کا سبب ہے۔ خوراک کی اشیا کو زرخیز میں میں بویا جائے تو پاکستان کو دوسرے ممالک سے کوئی سامان درآمد کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے اور عوام کو بھی اشیاء خریدنے میں دشواری نہ ہو۔ جس ملک کی برآمدات میں اضافہ ہو وہ ملک ترقی کی راہ سے کبھی پچھے نہیں رہ سکتا۔ خوراک کی کمی پوری ہونے کی وجہ سے عوام بھی خوش رہتی ہے اور ملک کو غربت سے بچایا جاسکتا ہے۔



خوراک میں خود کفالت کے طریقے

مریم گل

پاکستان اپنی زرخیز میں اور سازگار موئی حالات کی وجہ سے ایک مضبوط زرعی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم زرعی پیداوار میں خود مختار ہونے کے لیے پاکستان کوئی اہم شعبوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کوئی ٹکنالوژی اور مشینی کو اپنا کرنا پی زرعی ترقی کو جدید بنانے، فضلہ کو کم کرنے اور کسانوں کے منافع کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ پاکستان کو آپاشی کے بنیادی ڈھانچے اور پانی کے انتظام میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یقینی بنایا جاسکے کہ کسانوں کو ان کی فصلوں کے لیے وافر پانی تک رسائی حاصل ہو اس سے فصل کی پیداوار میں اضافہ اور پانی کے ضیاء کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

کسانوں کو فصلوں کے وسیع پیچانے پر اگانے کی ترغیب دے کر اپنی فصل کی پیداوار کو متنوع بنانا چاہیے۔ اس سے چند نقدی فصلوں پر ملک کا انحصار کم کرنے اور ایک زیادہ متوازن اور پائیدار زرعی شعبہ فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ پاکستان آب پاشی کے لیے زیادہ تر دریائے سندھ پر انحصار کرتا ہے لیکن موجودہ بنیادی ڈھانچے پانی کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے حکومت کو زراعت کے لئے پانی کی مناسب فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے مزید ڈیموں، نہروں اور پانی کو ذخیرہ کرنے کی سہولیات کی تعمیر میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔

Foundation Round Up

رپورٹ: محمد پروین جگوال
فاؤنڈیشن رائونڈ آپ



جسٹس یوسف صراف سنتر سالانہ رزلت ڈے۔



پرس سلطانہ ڈگری کالج سے سینئر گاہیڈ ز ایسوی ایشن کی طالبات نے پاکستان گرلنگ گاہیڈ ز ایسوی ایشن کی طرف سے منائے گئے
”World Thinking day“ میں شرکت کی۔



ARTIFICIAL INTELLIGENCE & THE FUTURE کے موضوع پر نیعم غنی سنشر کی جانب سے منعقدہ سینیما میں پرس سلمان کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن کے سٹوڈنٹس شریک ہیں۔ ریسورس پرنس ریسرچ سکالر، محمد پرویز جگوال تھے۔



پرس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے طلبہ کو فرست ائیڈرینگ کر دیئی گئی۔



HOW GENETIC ENGINEERING WILL REVOLUTIONIZE THE FUTURE? کے موضوع پر نیعم غنی سنشر کی جانب سے منعقدہ سینیما میں محمد پرویز جگوال، پرس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف پروفیشنل ایجوکیشن کے سٹوڈنٹس کے ساتھ تھے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف سکولز میں عید ملن پارٹی۔

Sultana Foundation Primary School

Federal Directorate of Education Centralized Annual Examination 2022-23

Result of Class V.

Total Students Appeared: 166 | Pass: 165
Result: 99% | Got 3 Scholarships.



GUL PANRA
569/600 | 95%



MOMINA RAFIQUE
565/600 | 94%



SADIA FAZAL
558/600 | 93%



FAQRA REHMAN
549/600 | 92%



SAIM KHAN
548/600 | 91%

سلطانہ فاؤنڈیشن پرائزیری سکول کی کلاس پنجم کی فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے سالانہ امتحانات میں شاندار کارکردگی۔



2008	Abbas Ahmed Khokhar	700814	592/600	80%	A+		
2009	Mohammad Wasar	102250	696/600	85%	A+		
2010	Shehzad Khan Ghakhar	101261	607/600	86%	A+	1st English Medium	
2011	Khurram Khalil	100972	667/600	82%	A-		
2012	Mohammad Faizan	100763	689/600	85%	A-		
2013	Mohammad Umer Shahid	100912	935/600	89%	A-		
2014	Sajid Khan	100899	930/600	89%	A-		
2015	Mohammad Hassan	100978	920/600	88%	A-		
2016	Abulqasir Zaid	100953	687/600	86%	A-		
2017	Muhammad Salman Taj	100953	940/600	89%	A-		
2018	Zeehan Shaboor	100907	1023/1100	93%	A-		
2019	Fahad Ali	100826	1045/1100	95%	A-		
2020	Mohammad Mausood	100767	960/1100	87%	A-		
2021	Mohammed Habibullah Khan	1001189	1045/1100	95%	A-		
2022	Syed Irfan Khan	1009588	1070/1100	91%	A-		
2023							



سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بائی سکول، کلاس دہم کے لیے
الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بائی سکول کے سٹوڈنٹ کاشف دل خان نے
ادارہ میں منعقدہ مضمون نویسی کا مقابلہ جیت لیا۔



پرس سلمان انٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کے سٹوڈنٹس لابریری میں مطالعہ ہے۔



پرس سلمان کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن کی سٹوڈنٹس میں فرست ایڈٹریننگ مکمل کرنے پر سرٹیفیکیٹ تقسیم کیے گئے۔



پاکستان گرلز گائیڈ ایسوی ایشن کی جانب سے پرس سلطانہ ڈگری کالج میں کچن گارڈننگ کے لیے عملی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔



کالج آف کامرس، سلطانہ فاؤنڈیشن - Annual Day and Prize Distribution Ceremony



کالج آف کامرس، سلطانہ فاؤنڈیشن۔ سے پروفیسر ڈاکٹر فیصل محمود، پروفیسر مسز ساجدہ خاتون اور ان کی ٹیم نے اسلام آباد کے مختلف سکولوں میں جا کر سٹوڈنٹس کو کیریئر کو نسلنگ پر انتہائی مفید پیچھر رزدیے۔



فیڈرل تعلیمی بورڈ کی جانب سے منعقدہ انٹر ڈائریکٹوریٹ سکولز اینڈ کالجز اتحادیس مقابلوں میں پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔



ورلد ہیلتھ آر گنائزیشن کی جانب سے منعقدہ پینٹنگ مقابلہ میں پرنس سلطانہ ڈگری کالج کی سٹوڈنٹز دو یا صادق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔



ڈائریکٹر سکولز، مسز غزالہ سرور نے سلطانہ فاؤنڈیشن بوازیہائی سکول کا دورہ کیا اور سٹاف سے ملاقات کی۔



سلطانہ فاؤنڈیشن سپیشل چلڈرن سکول کے کلاس پریپ کے سٹوڈنٹس کا سکول میں پہلا دن۔



پاکستان گرلز گاہینڈی ایوسی ایشن کے ممبران نے سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز بیہائی سکول کا دورہ کیا اور سٹاف کے ساتھ پر آگاہی پروگرام کیا۔



کالج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن۔ ایشن۔

Opening Ceremony of Annual Sports Week



سلطانہ فاؤنڈیشن پر ائمروی سکول میں پریپ سینٹر کے بچے داخل ہونے والے سٹوڈنٹس کو پرجوش طریقے سے دیکھ کیا گیا۔



پرس سلمان انٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کے سٹوڈنٹس پر جیکٹ نمائش کے لیے تیاری میں مصروف ہیں۔



جسٹس یوسف صراف سٹر جو کہ سٹریٹ چلڈرن کا پر اجیکٹ ہے، کے ڈوڑھ جسٹس یوسف صراف کے پوتے جناب حسن مسعود نے پر اجیکٹ کا دورہ کیا اور سٹوڈنٹس کے لیے 10 کمپیوٹر دینے کا اعلان بھی کیا۔



فاطمہ جناح یونیورسٹی کی طرف سے سلطانہ فاؤنڈیشن انفار میشن ٹکنالوجی اینڈ سکلرا نسٹی ٹیوٹ کے سٹوڈنٹ کے لیے کچن گارڈنگ پر تربیتی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔



خوراک میں خود کفالت اور جدید زرعی طریقے

مناہل نفیس

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، زرعی سیکٹر کی مشکلات کا شکار ہے۔ زرعی شعبہ پاکستان کو خوراک کی خود کفالت کی طرف لے جانے کے لیے کوشش ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق زرعی سائنسدانوں کے محنت اور جدید شیکناوجی کے فروغ سے ملک میں خوراک کی خود کفالت پیداوار میں بہتری دیکھی جاسکتی ہے۔ مزید میں چند اہم نکات کی طرف توجہ دلانا چاہوں گی، جن کو مد نظر رکھ کر ہم خود کو خوراک میں خود کفیل بناسکتے ہیں۔

پاکستان کو اللہ نے بے شمار قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے۔ مثلاً بہتر جغرافیائی پوزیشن، زرخیز زمین افرادی قوت، خاص نظریاتی و تمدنی ماحول اور معدنیات کی فراوانی وغیرہ اب ملک فتنی مہارت میں کافی آگے بڑھ گیا ہے مگر ان وسائل کو صحیح طور پر استعمال نہیں کیا جا رہا ہے۔ اقتصادی ترقی کا راز تو پیداوار بڑھانے پر مختصر ہے۔ جب تک صحیح منصوبہ بندی نہیں کی جائے گی ان کو قدرتی وسائل کو صحیح طرح سے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ تب تک ترقی ناممکن ہے۔ ہماری زمین سونا الگتی ہے مگر وڈیروں نے بڑی زمین اپنے نام الٹ کر رکھی ہیں اور وہ کاشت کے بغیر بے کار پڑی ہے۔ اسی طرح بہت سی زمین پر رہائشی منصوبے تغیر ہو رہے ہیں۔ بہت سے جنگلات مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے روز بروز سکڑتے جا رہے ہیں۔ بہت سے فنی ماہرین ملک میں قدرتہ ہونے کے باعث باہر کارخ کر لیتے ہیں۔ ان تمام داخلی وسائل کو بھر پور طریقے سے استعمال کیا جائے تو خوراک میں خود کفیل اور مستحکم ہو سکتے ہیں۔

سادگی اور کفایت

ملک کی خود کفالت میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ حکمران اور با اثر طبقہ اپنے ٹھاٹھ بٹھ ختم کر کے سادگی اپنائیں۔ حب الوطنی کا تقاضا ہے کہ حکمران اور با اثر طبقہ خوراک، لباس اور رہائش میں سادگی اختیار کرے۔ ملکی مصنوعات استعمال کریں اور غیر ملکی اشیاء کی حوصلہ شکنی کریں۔ غیر ضروری درآمدات بند کر دیں۔ اس سے ملکی معیشت کو بہت سنبھالا مل سکتا ہے اور ملک کا ہر باشندہ خوراک، لباس، تعلیم اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات سے مستفید ہو سکتا ہے۔

ہمارے ہاں قابل افراد کی کمی نہیں مگر جب رشوں اور سفارش کی بنا پر نااہل لوگ آگے آ جاتے ہیں تو مستحق اور قابل افراد بدل ہو کر باہر کارخ کر لیتے ہیں۔ ہماری پالیسی ہونی چاہیے کہ ہمیں سوئی سے لے کر ہوائی جہاز خود بانا ہے اور جو نااہل لوگ آگے آ گئے ہیں ان کو قومی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے خود ہی پیچھے ہٹ جانا چاہیے اگر نہ ہیں تو ان کو سبکدوش کر دیا جائے۔

حروف آخر یہ کہ لازم ہے کہ ہم اپنے مسائل کے حل کے لیے شریعت کو اپنے ملخصانہ طور پر راجح و نافذ کریں اور قرضوں پر ممکنی معیشت کا نظام ختم کریں۔ آخر کتب تک ہم غیروں کے آگے جھکتے چلے جائیں گے۔ غرض خود انحصاری کی پالیسی پر تختی سے قائم رہنے سے ہم 3 سال کے اندر اپنی معیشت کو سنبھالا دے سکتے ہیں اور اپنی خودی و خودداری کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

سر آدم ہے ضمیر، کن فکاں ہے زندگی

اپنی دنیا آپ پیدا کر، اگر زندوں میں ہے



خوارک میں خودکفالت اور کسان

سونیا نصرت

خوارک ہرجاندار کی بنیادی ضرورت ہے۔ مناسب، متوازن، صحیح بخش اور معیاری غذا ہر عمر کے افراد کی صحیح مند نشونما اور بیماریوں سے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔ معیاری غذا انسان میں عزم و حوصلہ، قوت و توانائی اور حرکت و امنگ پیدا کرتی ہے۔ ناقص، غیر متوازن اور غذا بیت سے عاری غذا سے انسان مختلف اقسام کی بیماریوں، ذہنی و جسمانی معذوریوں اور ناامیدی و مایوسیوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ نسل انسانی کی بقاء و تسلیل اور پیداواری سرگرمیوں کے لیے صحیح مند اور تو انا افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو صرف معیاری و متوازن غذا کے ذریعے پوری ہو سکتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں مناسب، متوازن غذا بیت سے بھر پورا اور معیاری غذا سے کسی معاشرہ کی افرادی قوت اور مجموعی قوت کا رہا میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو مجموعی استعداد کا رہا اور قومی قوت عمل کو مضمحل کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں پیداواری سرگرمیاں ماند پڑ جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے قومی پیداوار متناہر ہوتی ہے۔ جس سے قومی معیشت پر برابر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو آگے چل کر پیداواری وسائل کی کمی، غربت، بے روزگاری، مہنگائی افراط زرا و اس کے نتیجے میں جہالت، باہمی کشمکش، خانہ جنگی اور بد امنی کو جنم دیتی ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک کا نام سنتے ہی فوراً ہمارا دھیان پاکستان کی زراعت کی طرف جاتا ہے کیونکہ ملکی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے لہذا پاکستان کو غذاء میں خوکفیل بنانے کے لیے حکومت کو زراعت کے شعبہ کی طرف خصوصی توجہ دینی پڑے گی۔ اس کے لیے حکومت کو چھوٹے اور پسمندہ کسانوں کی مدد کرنے اور چھوٹے پیمانے پر جدید ٹیکنالوجی کو فروغ دینا پڑے گا۔ کسانوں کو خاص طور پر زمین اور پانی کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرنا ہو گا۔

جدید زرعی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے فصلوں کی پیداوار میں اضافے سے معیشت پر ہونے والے ثابت اثرات ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پاکستان کو خوارک میں خوکفیل کر سکتے ہیں بلکہ اربوں ڈالر کا زر مبادلہ بھی کمایا جا سکتا ہے۔



خوارک میں خودکفالت اور زرعی زمین

نور حجر

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زراعت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ملک کی آبادی کو خوارک مہیا کرتا ہے۔ زراعت کا بڑا تعلق زرعی زمینوں سے ہوتا ہے اور زرعی زمین قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہیں۔ وہ ممالک جہاں صنعتی شعبہ پسمندہ ہو زراعت ملکی آبادی کے بڑے حصے کو روزگار مہیا کرتی ہے۔ جیسے پاکستان میں آبادی کا 55 فیصد راست یا بالواسطہ زراعت سے وابستہ ہے۔ لیکن بد قسمتی سے پاکستان کا زرعی شعبہ ابھی تک ترقی نہیں کر سکا۔ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت سی زرعی اشیاء درآمد کرنی پڑتی ہیں۔

پاکستان کا کل قابل کاشت رقبہ تقریباً 55 ملین ہیکٹر ہے جس میں سے صرف 21 ملین ہیکٹر رقبہ کاشت میں لا یا جا رہا ہے جس سے ہماری فی ایکٹر پیداوار بہت کم رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے زرعی شعبہ میں ایسے علاقوں کی تعداد بہت کم ہے جہاں سے دو ہری فصل حاصل کی یقینہ 1 صفحہ 39



زرعی تحقیق اور خوراک میں خودکفالت

لنی فارہت

پاکستان کے پاس ایک مضبوط زرعی شعبہ ہے جو اس کی معيشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے تاہم ملک کو زراعت میں مزید خودکفیل بنانے کے لیے بہتری کی گنجائش ابھی باقی ہے۔ کچھ طریقے ایسے ہیں جس سے پاکستان زراعت کے میدان میں مزید خودمختار ہو سکتا ہے۔

پاکستان کو زراعت میں تحقیق و ترقی میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ نئی ٹکنالوجیز، فصلوں کی اقسام اور کاشت کاری کے طریقوں کو تیار کیا جاسکے۔ جو پیداواری صلاحیت کو بہتر بنائیں اور پیداوار میں اضافہ کر سکے یہ مزید تحقیقی ادارے قائم کر کے اور موجودہ اداروں کے لیے فنڈنگ کو بڑھا کر کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کو فصل کی اقسام کو بہتر بنانے، فصلوں کی بیماری اور کیڑوں کو کم کرنے اور نئی کاشتکاری کی ٹکنالوجی تیار کرنے کے لیے تحقیق و ترقی میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ اس سے فصلوں کی پیداوار بڑھانے اور زرعی پائیداری کو لینے بنانے میں مدد ملے گی۔

فنانس تک رسائی کو بہتر بنائیں۔ پاکستان میں کسانوں کے لیے فناں تک رسائی ایک بڑی رکاوٹ ہے حکومت کو چھوٹے اور پسمندہ کسانوں بالخصوص خواتین اور نوجوانوں کے لیے قرض اور مالیات تک رسائی کو آسان بنانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کھیتوں میں سرمایہ کاری کریں اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنائے۔

مجموعی طور پر پاکستان تحقیق اور ترقی کو فروغ دے کر آپاشی کے بنیادی ڈھانچے کو بڑھا کر ٹکنالوجی کے استعمال کو بڑھا کر ویبا یڈیشن پر توجہ دے کر اور کسانوں کے لیے معلومات تک رسائی کو بہتر بنانا کر زراعت میں مزید خودکفیل بن سکتا ہے۔



جدید زرعی مشینری اور خوراک میں خودکفالت

آرزو دارلی (9B)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پاکستان کی زمین زراعت کے لئے موضوع ہے۔ یہاں آپاشی کا نظام بھی موجود ہے۔ یہاں ہر طرح کی فصل کاشت کی جاسکتی ہیں اور سبزیاں بھی اگائی جاسکتی ہیں۔ مگر آج کل لوگ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے بہتر روزگار کی تلاش میں رہتے ہیں۔ نوکری تلاش کرتے ہیں۔ اگر زرعی شعبہ کو ترقی دی جائے جیسے کاشتکاروں کو بہتر آگاہی فراہم کی جائے تو پیداوار بھی اچھی ہوگی اور پاکستان خوراک میں خودکفیل ہو جائے گا۔ کسانوں کو جدید مشینری کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائیں تو انہیں اچھے اور صحیت مندرج بھی فراہم کیے جائیں اور کیڑے مارادویات بھی فراہم کی جائیں تاکہ پیداوار اچھی ہو اور ملک کی غدائی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ بہترین زر مبادلہ بھی کیا جاسکے۔ اگر بارش اچھے طریقے سے ہو اور فصل کی ضروریات کے مطابق ہو۔ اچھے بیچ زمین میں اگائے جائیں اور ان کی دلکشی بھال اچھے طریقے سے ہو تو پاکستان خوراک کے حوالے سے خود کفیل ہو سکتا ہے۔ اگر خوراک ایک خاص مقدار میں اگائی جائے اور اس کی کٹائی کر کے وقت پر محفوظ جگہوں پر پہنچا دیا جائے تو پاکستان خوراک کے حوالے سے ترقی کر سکتا ہے۔



خوراک میں خود کفالت کا حصول کیسے ہو؟

مس روبینہ

خوراک انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اگر ہم آج اور پہلے کے دور کا موازنہ کریں تو پہلے دور میں انسان زیادہ تر خود پر انحصار کرتا تھا۔ جیسے جیسے سامنے میں ترقی کی انسان مشینوں پر انحصار کرنے لگا۔ پہلے دور میں لوگ کھتی باڑی کرتے تھے اور اناج خود آگاتے تھے۔ جیسا کہ عنوان ہے کہ ہم خوراک میں کیسے خود کفیل بن سکتے ہیں؟ ہمیں مندرجہ ذیل طریقوں کو اپنا ہو گا اور سستی چھوڑ کر محنت کرنی ہو گی۔

زراعت میں دلچسپی

اس کے لیے ہمیں شروع میں کم سطح پر کھتی باڑی میں حصہ لینا ہو گا۔ تھوڑے رقبے پر گندم، اناج، چاول اگا کر ہم اپنے لئے اور اپنے گھروالوں کے لیے خوراک میں خود کفیل بن سکتے ہیں۔

کچن گارڈنگ

گھر کے استعمال کی تمام سبزیاں تھوڑے رقبے پر اگائیں اسے گھر بیو ضروریات پوری ہو گی اور جیسے جیسے تجربہ کا میاب ہو آپ اس کو بڑی سطح پر بھی کار آمد بن سکتے ہیں۔

گھر بیو کھاد کی تیاری

سبزیوں اور فروٹ کے چھلکے آپ گھر کے کسی حصے میں ایک گڑھا بنا کر ڈالتے رہیں اس طرح گھر میں بہت اچھی کھاد تیار ہو سکتی ہے جو آپ کی کچن گارڈنگ اور پودوں کے لئے مفید ثابت ہو گی۔

مویشی پالنا

اگر آپ آسانی سے مویشی پال سکتے ہیں۔ تو آپ گھر میں مویشی پالیں۔ مرغیاں رکھیں۔ دودھ دہی دیسی اندے آپ آسانی تھوڑی سی محنت سے حاصل کر سکتے ہیں۔

دستکاری آرٹ کرافٹ

اگر خاتون خانہ دستکاری، سلامائی، کڑھائی جانتی ہیں تو وہ گھر بیو سطح پر دوسری عورتوں کو ہنر سکھائیں اور اپنے گھروالوں کی ضروریات بھی پوری ہو گی اور آپ کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔

غیر ضروری چیزوں کا استعمال

غیر ضروری چیزوں کا کم استعمال جیسے آپ نے قریب ہی جانا ہو تو پیدل چلیں۔ گاڑی کا کم استعمال کریں۔

ضرورت کے وقت خریداری

غیر ضروری چیزوں کی خریداری سے پر ہیز کریں۔ بلا وجہ خریداری سے آپ کا بجٹ خراب ہو سکتا ہے۔ کوشش کریں پرانی چیزوں کو بروئے کار لائیں۔ جن چیزوں کو ہم کچھ اسجھ کر پھینک دیتے ہیں۔ ان کو صحیح استعمال کریں۔ کیونکہ آج کل مہنگائی کے دور میں پیٹ پالنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔



خوراک میں کیسے خودکفالت کیسے ممکن ہے؟

ستارہ ظفر

خوراک میں خودکفیل بننا ایک مشکل لیکن فائدہ مند عمل ہو سکتا ہے۔ خوراک میں خودکفیل بننے کے لیے آپ یہاں کچھ اقدامات کر سکتے ہیں۔
سبز یوں کا باغ شروع کریں

اپنی سبز یا اس خوداگاناز یادہ خودکفیل بننے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ آپ کچھ برتوں یا کنٹینرز کے ساتھ چھوٹی سی شروعات کر سکتے ہیں۔ جوں جوں آپ کو تجربہ حاصل ہوا آپ اس کو بذریعہ توسعیج کرتے جائیں۔

مرغیوں پار یا دیگر مویشی پالیں

مرغیوں کی پروش آپ کو انڈے اور گوشت کی مستقل فراہمی دے سکتی ہے۔ اگر آپ کے پاس جگہ اور وسائل ہیں تو آپ دوسرے مویشی جیسے کرے یا گائے پالنے پر بھی غور کر سکتے ہیں۔

اپنے کھانے کو محفوظ بنائیں

کینگ، فریز نگ اور ڈی ہائیڈر لیشن کھانے کو محفوظ رکھنے کے تمام بہترین طریقے ہیں تاکہ زیادہ اس سے زیادہ عرصہ استعمال کر سکیں۔ کمیونٹی گارڈن میں شامل ہوں کمیونٹی گارڈن میں شامل ہونے سے آپ کو ہم خیال افراد کے ساتھ چڑنے اور وسائل کا اشتراک کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

یاد رکھیں خوراک میں خودکفیل بننے میں وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ چھوٹی شروعات کریں اور وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اپنی صلاحیتوں اور وسائل میں اضافہ کریں۔



خوراک میں خودکفالت اور معاشی استحقاقم

ارمین بیبی

پاکستان ایک کم ترقی یافتہ ملک ہے۔ لوگ بمشکل اپنی ضروریات زندگی پوری کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں روزگار کا فقدان ہے۔ روزگار انسان کا حق ہے اور اپنی مرضی کے روزگار کا انتخاب کرنا بھی اس کا حق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کا یہ بھی حق ہے کام کرنے کے لئے مناسب جگہ اور سازگار ماحول میسر ہو اور انسان بغیر کسی امتیاز کے یکساں معاوضے کا حقدار ہے۔ اور ہر محنت کش کا یہ حق ہے کہ اتنا معاوضہ ملے جس سے وہ اس کا خاندان ایک باوقار زندگی گزار سکے۔ بعض خاندانوں میں ذمہ داری کا بوجھ کسی ایک فرد پر ہوتا ہے۔ ایک ہی فرد پر بہن، بھائیوں اور والدین کی ذمہ داری ہونا معاشی مسائل کا سبب بنتا ہے۔

معاشی مسائل کو کم کرنے کے لیے گھر کے بالغ افراد کو مل جل کر معاشی بوجھ اٹھانا چاہیے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے مگر بد قسمتی سے اپنی خوراک کی ضروریات پوری کرنے میں ابھی تک خودکفیل نہیں ہوسکا۔ تو اس کی وجہ جدید ادویات اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہ ہونا ہے۔ خوراک میں خودکفیل ہونے کے لئے زرعی اصلاحات اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بہت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زرعی تعلیم کو فروغ دینا بھی بے حد ضروری ہے۔ زرعی تعلیم سے پڑھے لکھے ماہر لوگوں کی گمراہی میں زراعت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔



خوراکی خودکفالت کے جدید طریقے

فاطمہ رضا (9A)

پاکستان اپنی خوراک کی فراہمی کوئی طریقوں سے بڑھا سکتا ہے۔ بسمول:

زراعت کو جدید بنانا

پاکستان کی بنیادی طور پر زرعی معيشت ہے اور زرعی شعبے کو جدید بنانا خوراک کی پیداوار بڑھانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ حکومت فصل کی پیداوار کو بہتر بنانے اور خوراک کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے جدید زرعی تکنیک متعارف کرو سکتی ہے۔ جیسا کہ زیادہ پیداوار دینے والی فصلوں کی اقسام، ڈرپ اریگیشن اور میکانائزیشن کا استعمال

آبپاشی کی سہولیات میں اضافہ

پاکستان بنیادی طور پر ایک نیم صحرائی خط ہے اور زراعت کے لئے پانی کی دستیابی بہت ضروری ہے۔ زراعت کے لئے پانی کی مناسب فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے حکومت آبپاشی کی سہولیات میں سرمایہ کاری کر سکتی ہے۔ جیسا کہ نہر کی لائنز، ڈرپ اریگیشن اور بارش کے پانی کی کمائی۔

فصلوں کی تنوع کی حوصلہ افزائی

پاکستان میں گندم اور چاول کی فصل پر بہت زیادہ انحصار ہے۔ جس کے نتیجے میں اکثر خوراک کی دیگر اشیا کی قلت ہوتی ہے۔ دالوں، سبزیوں، پھلوں اور تیل کے بیجوں جیسی تبادل فصلیں اگانے کے لیے کسانوں کو مراعات فراہم کر کے فصلوں کے تنوع کی حوصلہ افزائی کرنا خوراک کی پیداوار کو بڑھانے میں مدد سکتی ہے۔

ذخیرہ کرنے کی سہولیات کو بہتر بنانا

ذخیرہ کرنے کی ناقص سہولیات کی وجہ سے خوراک کا نقصان ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں خوراک کی فراہمی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ حکومت ذخیرہ کرنے کے لئے جدید سہولیات میں سرمایہ کاری کر سکتی ہے اور کاشتکار کو خوراک کے نقصانات کو کم کرنے کے لئے انہیں استعمال کرنے کے لیے مراعات فراہم کر سکتی ہے۔

فوڈ پرنسپل کوفروغ دینا

پروسینگ سہولیات کی کمی کی وجہ سے خوراک کی خاصی مقدار ضائع ہو جاتی ہے۔ فوڈ پرنسپل کی صنعتوں کو فروغ دینے سے فصل کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کرنے اور زرعی پیداوار کی قدر بڑھانے میں مدد سکتی ہے۔ اس طرح کسانوں کو خوراک کی پیداوار بڑھانے کی ترغیب ملتی ہے۔

فوڈ سپلائی چینز کو مضبوط بنانا

فوڈ سپلائی چین کھانے کے ضایع کو کم کرنے اور مناسب خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے میں مدد کر سکتی ہے۔ حکومت خوراک کی سپلائی چین کو مضبوط بنانے کے لیے لائٹنکس اور ٹرانسپورٹیشن کے نظام کو بہتر بنانے میں سرمایہ کاری کر سکتی ہے۔

مجموعی طور پر پاکستان میں خوراک کی فراہمی کو بڑھانے کے لئے حکومت، نجی شعبے اور کسانوں کے درمیان مربوط کوششوں کی ضرورت ہوگی۔



خوراکی خودکفالت اور وسائل کا استعمال

سامرا یوسف

خوراک میں خودکفیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فرد یا کمیونٹی بیرونی ذرائع پر انحصار کئے بغیر زندگی کے لیے درکار نام ضروری خوراک اور وسائل پیدا کرنے یا حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اس میں عام طور پر اپنی فصلیں اگانا، مویشیوں کی پروش اور دیگر کھانے کی مصنوعات جیسے ڈیری اور انڈے تیار کرنا شامل ہے۔

خوراک میں خودکفیل ہونے کے لئے منصوبہ بندی، انتظام اور وسائل کے تحفظ کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سال بھر کے لیے کافی خوراک موجود ہے یہاں تک کہ قلت کے وقت بھی ہم اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔ اس میں فصل کی گردش، بیج کی بچت، خوراک کے تحفظ کے طریقے جیسے کینگ، خشک کرنے اور غمیر کرنے جیسی تکنیکیں شامل ہو سکتی ہیں۔

مجموعی طور پر خوراک میں خودکفالت زندگی کا ایک ایسا طریقہ ہے کہ پائیداری اور آزادی کو ترجیح دیتا ہے اور بے شارف اور فراہم کر سکتا ہے جیسا کہ بیرونی ذرائع پر انحصار کو کم کرنا، صحتمند اور تازہ خوراک کو فروغ دینا اور دنیا سے گھرے تعلق کو فروغ دینا۔

خوراک میں خودکفالت غذائی تحفظ، اقتصادی استحکام، صحت کے فوائد، ماحولیاتی فوائد اور کمیونٹی کے تحفظ کی تعمیر کے لیے اہم ہے۔

خوراک کی خودکفالت کے طریقے:

خوراک میں خودکفیل ہونے کے مختلف طریقے ہیں۔

1. روایتی طریقے 2. جدید طریقے 3. مصنوعی ذہانت کے طریقے

روایتی طریقے

خوراک میں خودکفالت سے مراد بیرونی ذرائع پر انحصار کئے بغیر اپنا کھانا خود تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔ خوراک کی پیداوار کے روایتی طریقے خطے، آب و ہوا اور ثقافتی طریقوں کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں کچھ مثالیں ہیں:

باغبانی

باغ میں سبزیاں، پھل اور جڑی بوٹیاں اگانا خودکفیل خوراک کی پیداوار کا ایک عام اور روایتی طریقہ ہے۔ یہ گھر کے پچھواڑے، کمیونٹی گارڈن یا کنٹینر میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

لائیوستاک فارمنگ

گوشت، دودھ اور انڈوں کے لئے گائے، مرغیاں اور بکرے جیسے جانوروں کی پروش خودکفیل خوراک کی پیداوار کا ایک اور روایتی طریقہ ہے۔

ماہی گیری اور شکار

ماہی گیری اور شکار خودکفیل زندگی گزارنے کے لیے پوٹین کا ایک قابل اعتماد ذریعہ فراہم کر سکتے ہیں۔ تاہم مقامی قبائل و صوابط پر عمل کرنا اور پائیدار کو یقینی بنانا ضروری ہے۔

چارہ

جنگلی خوردنی پودوں، بیریوں، گری دار میوے اور مشروم کو اکٹھا کرنا ایک خود کفیل خوراک کو پورا کر سکتا ہے۔ محفوظ اور پائیدار چارہ سازی کے طریقوں کو لینی بنانے کے لیے مقامی نباتات اور حیوانات کا علم ہونا ضروری ہے۔

خوراک کا تحفظ

خوراک کے تحفظ کے روایتی طریقے جیسکینگ، خشک کرنا اور خمیر کٹائی کی گئی فصلوں اور جانوروں کی مصنوعات کی شیلیف لائف کو بڑھا سکتے ہیں۔

تج کی بچت

فصلوں سے بیجوں کو بچانا نئے بیجوں کی خریداری پر انحصار کیے بغیر خود کفیل کی پیداوار کو سال بے سال جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

کھاد بنانا

نامیاتی فضلے کو کھادنے سے با غبانی اور فصلوں کی پیداوار کے لیے غذا بیت سے بھر پور مٹی فراہم کی جاسکتی ہے۔

واٹر ہارویسٹنگ

واٹر ہارویسٹنگ میں بارش کا پانی جمع کرنا یا گھر بیلو سرگرمیوں جیسے برتن دھونے یا لانڈری سے پودوں کو سیراب کرنا شامل ہے اس سے پانی کی بیرونی ذرائع کی ضرورت کم ہو جاتی ہے۔ مجموعی طور پر روایتی خود کفیل خوراک کی پیداوار کے طریقے پائیداری، موسمی اور مقامی وسائل کو ترجیح دیتے ہیں اور انفرادی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق ڈال سکتے ہیں۔

جدید طریقے

خود کفیل خوراک کی پیداوار حاصل کرنے کے کئی جدید طریقے ہی۔

آبی زراعت (AquaPonics)

یہ ایک بندلوپ سسٹم میں پودوں اور مچھلیوں کو ایک ساتھ اگانیکا طریقہ ہے۔ مچھلیوں کا فصلہ پودوں کے لئے غذائی اجزا فراہم کرتا ہے جبکہ پودے مچھلی کے لئے پانی کو فلٹر کرتے ہیں اس نظام کو مچھلوں اور سبزیوں سمیت مختلف قسم کے پودوں کو اگانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے اور اسے گھر کے اندر یا باہر لگایا جاسکتا ہے۔

بغیر مٹی اور کھاد کے ریت (HydroPonics)

یہ مٹی کے بغیر غذا بیت سے بھر پور محلوں میں پودوں کو اگانے کا طریقہ ہے۔ ہیڈروپانک نظام کا استعمال فصلوں کی وسیع اقسام کو اگانے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ شمعوں پتوں والی سبزیاں، جڑی بٹیاں اور پھل دار پودے جیسے ٹماٹر اور کالی مرچ۔ ہائیڈروپانک سسٹم کو گھر کے اندر یا باہر سیٹ کیا جاسکتا ہے اور اسے بہت زیادہ جگہ کے قابل بنانے کے لئے ڈیزائن کیا جاسکتا ہے۔

عمودی کاشنکاری

یہ ایک دوسرے کے اوپر کھڑی عمودی تھوڑی میں فصل اگانے کا طریقہ ہے۔ یہ ایک چھوٹے قدم کے نشان میں اعلیٰ کشافت والے کھانے کی پیداوار کی

اجازت دیتا ہے۔ عمودی فارموں کو گھر کے اندر قائم کیا جاسکتا ہے اور ایں اسی ڈائی لائٹ پلانٹ کی پیداوار کے لیے ضروری روشنی فراہم کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

چھت پر باغبانی

یہ عمارت کی چھت پر فصلیں اگانے کا طریقہ ہے۔ چھتوں کے باغات کنٹیز کا استعمال کرتے ہوئے لگائے جاسکتے ہیں، سبز یوں، جڑی بٹیوں اور چھلوں کے درختوں سمیت مختلف قسم کی فصلیں اگانے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

کمیونٹی سپورٹ ڈاگر لیکچر

یہ ایسا مادل ہے جس میں صارفین کسان کی فصل کا حصہ پہلے سے خریدتے ہیں۔ یہ کسانوں کو وہ مالی وسائل مہیا کرتا ہے جس کی فصل اگانے کے لیے درکار ہوتی ہے اور صارفین کو تازہ مقامی طور پر اگائی جانے والی پیداوار مضبوط کمیٹی بنانے اور مقامی CSA میں کی باقاعدہ فراہمی ملتی ہے۔ زراعت کو پپوٹ کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

زرعی محولیات کو ترقی دے کر خود کفیل بنانا

زراعت کے لیے ایک PermaCulture جامع نقطہ نظر ہے جس کا مقصد خود کو برقرار رکھنے والے محولیاتی نظام بنانا ہے۔ اس میں باغات اور کھیتوں کو ڈین ائن کرنا شامل ہے جو قدرتی محولیاتی نظام کی نقل کرتے ہیں۔ جس میں تنوع اور پچ پر توجہ دی جاتی ہے۔

ماں سیکر و فارمز:

ماں سیکر و فارمز چھوٹے پیمانے پر فارمز ہیں جو محمد ورز میں پر مختلف قسم کی فصلیں پیدا کرتے ہیں۔ وہ انتہائی موثر ہیں، شہری اور مضافاتی علاقوں میں خوراک پیدا کرنے کے لیے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے طریقے

خوراک کی خود کفیل پیداوار کے حصول میں مصنوعی ذہانت اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ مختلف طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

درست کاشتکاری

AI کا استعمال کرتے ہوئے مٹی کی صحت، موسم کے نمونوں اور فصل کی نشونما سے متعلق مختلف ڈیٹا پاؤ نٹس کا تجزیہ کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ کسانوں کو فصل کی پیداوار کو بہتر بنانے اور فضلے کو کم سے کم کرنے میں مدد مل سکے۔ AI سے چلنے والے سنسرز اور ڈرونز کا استعمال کر کے کسان جمع کر سکتے ہیں۔ کسان اپنے کھیتوں کے بارے میں حقیقی وقت میں ڈیٹا اکٹھا کر سکتے ہیں۔ جیسے نمی کی سطح، مٹی کا درجہ حرارت اور فصل کی صحیح اور اس معلومات کو پوچھنے کے لئے اور کٹائی کے بارے میں بہتر فضیلہ کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

فصل کی پیش گوئی

فصل کی پیش گوئی اعداد و شمار، موسم کے نمونوں اور دیگر متعلقہ عوامل کا تجزیہ کرنے کیلیکیا جاسکتا ہے۔ تاکہ فصل کی پیداوار اور ممکنہ بیماریوں کے پھیلنے کی پیش گوئی کی جاسکے۔ یہ معلومات کسانوں کو ممکنہ چیلنجوں کے لیے تیاری کرنے اور فصل کی گردش اور پودے لگانے کے

صفحہ 40



خوراک میں خودکفالت کے لیے حکمت عملی

شازیہ جام

پاکستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور محدود وسائل آنے والے چند سالوں میں خوراک کی قلت کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ کمی قدرتی وسائل کی نہیں بلکہ انسانی وسائل، سرمایہ کے وسائل اور بہترین حکمت عملی کی کمی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں وسیع و عریض زمین پانی کے بہترین وسائل، چار موسم، موضوع آب و ہوا سے نوازا ہے۔ ان سب کے باوجود آج تک ہمارے خوراک میں خودکفیل نہ ہو پانے کی وجہ زراعت کے نت نئے طریقوں سے ناقص تعلیمی نظام، بدلتے موسمی حالات اور ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ناقص حکمت عملی ہے۔ پاکستان کی 70 سے 80 فیصد آبادی بلواسطہ یا بلا واسطہ زراعت سے منسلک ہے۔ اور عموماً اس طبقے کی تعلیم میں دلچسپی کم ہے یا یوں کہہ لیں کہ کسان کا بچہ اپنی زمین کو کارآمد بنانے کی بجائے دوسرا شعبہ جات میں نوکری کرنے کے لئے پڑھتا ہے۔ دوسری طرف ہمارا تعلیمی نظام پر کمیٹیکل ورک سے کم مطابقت رکھتا ہے۔ خوراک میں خودکفیل ہونے کے لئے کسان کو ایجوکیٹ کرنا ضروری ہے۔ رسمی تعلیم کے علاوہ غیررسمی تعلیم کو عام کیا جائے۔ بہترین حکمت عملی اور تعلیمی پروگرام کے زرعی نسلوں میں وہ سکلنڈ ڈویلپ کی جائیں جن سے وہ موجودہ وسائل سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے علاوہ ان وسائل سے مزید وسائل جزیئے کر سکیں۔ تعلیمی نظام میں ایسی تبدیلیاں لاٹیں کہ نوجوان دوران تعلیم ہی پاکستان کے قدرتی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان کی خوراک میں خودکفیل ہونے کے ہدف میں کارآمد ثابت ہو سکیں۔ زرعی تعلیم کو عام کیا جائے۔ جس میں جدید زرعی طریقوں کو اپناتے ہوئے پاکستان کی زیادہ سے زیادہ زمین کو قابل کاشت بنایا جاسکے۔ کم وقت اور تھوڑی زمین سے زیادہ سے زیادہ فصل حاصل کی جاسکے۔ نیز حکومتی و انفرادی سطح پر ہر قسم کی قدرتی آفات و حادثات سے نمٹنے کے لیے پلانگ کی جائے۔

طبقہ 1 صفحہ 31

جا سکتی ہیں۔ دو ہری فصلیں حاصل نہ ہونے کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔

ہمارے ملک میں آبادی میں مسلسل اضافے، قانون و راثت کی بنا پر زمین چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو رہی ہے جیسے ایک روپورٹ کے مطابق 14 فیصد کھیت ایسے ہیں جن کا رقبہ ایک سے دو ایکٹر کے درمیان ہے جبکہ 30 ایکٹر کے رقبے کی تعداد کل رقبے کا 25 فیصد ہے اس سے ظاہر ہوا کہ تین ایکٹر رقبہ کل رقبے کا 25 فیصد ہے جبکہ 15 ایکٹر کا رقبہ کل رقبے کا 6 فیصد ہے۔ لہذا جب اتنی زیادہ مقدار میں قابل کاشت رقبہ چھوٹے چھوٹے مکاروں میں بٹا ہوا ہو تو بہتر نجح کھادیں ٹرکیٹر اور ٹیوب ویل کس طرح استعمال ہو سکیں گے۔

زرعی اجنبس کو بڑھانے یا خوراک میں خودکفیل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ زراعت کے متعلق تمام مسائل کو حل کیا جائے زمین کو تقسیم سے بچایا جائے۔

زیادہ رقبے کو قابل کاشت بنایا جائے۔ دیہی علاقوں میں زرعی ترقیاتی مرکوز قائم کئے جائیں تاکہ کسانوں کو کستی اور آسان شرائط پر قرضہ حاصل ہو اور ان کو استعمال میں لا کر وہ عمدہ نجح اور کھاد کے استعمال کو ممکن بنایا جاسکے۔ اس کے علاوہ خوراک میں خودکفیل ہونے کے لیے گھریلو سطح پر بھی کھیت باڑی کی جائے سبزیاں اور پھل اگائے جائیں۔ تاکہ گھریلو ضرورت کے لئے گھر سے ہی سبزی حاصل ہو جائے۔

نظام الاؤقات کے بارے میں مزید باخبر فصلے کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔

آپاشی کا نظام

مٹی کی نبی کی سطح کی نگرانی، بارش کی پیش گوئی اور اس کے مطابق آپاشی کے نظام کو ایڈ جسٹ کر کے زراعت میں پانی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ AI کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے اس سے کسانوں کو پانی کی بچت اور اخراجات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

فوڈ سپلائی چین منجمنٹ

AI خوارک کی مصنوعات کی تقسیم کو بہتر بنانے اور سپلائی اور ڈیمانڈ پیٹریشن کا تجزیہ کر کے اور صارفین کے رویے کی پیش گوئی کر کے کھانے کے فضله کو کم کرنے کے لیے AI لا جنکٹس سسٹم کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مختصر اکسانوں کو ریل ٹینک ڈیٹا اور بصیرت فراہم کر کے خوارک کی خود فیل پیداوار حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جو فصلوں کی پیداوار کو بہتر بنانے، فضله کو کم کرنے اور فوڈ سپلائی چین میں مجموعی کارکردگی کو بہتر بنانے میں ان کی مدد کر سکتا ہے۔



ہمارا راستہ معاشی آزادی

Our Path is Economic Freedom.

ہماری منزل فکری آزادی

Our Destination is Freedom of Thought.

تقریب عالمی ادارہ برائے صحت مقابلہ مصوری

آمنہ مشتاق، سعید اکوثر

پاکستان گرزگاہیڈ ایسوی ایشن کے زیر اہتمام 16 اپریل 2023ء کو لوک ورثہ اسلام آباد میں عالمی صحت کے دن کے حوالے سے مقابلہ مصوری کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی 28 گرزگاہیڈ نے شرکت کی۔ ان کے ہمراہ دو ٹیچرزمز مند لیب ٹیبم اور مس آمنہ مشتاق نے شرکت کی۔



یہ تقریب 2 مرحلہ پر مشتمل تھی۔ پہلے مرحلے میں مقابلہ مصوری تھا۔ جس میں اسلام آباد کے مختلف کالجز کی پانچ پانچ طالبات نے شرکت کی۔ تقریب کے دوسرے مرحلے میں عالمی یوم صحت کے حوالے سے NIH سے ڈاکٹر آمنہ الیاس اور ڈاکٹر صفر کمال پاشا نے مختلف جان لیوا بیماریوں جیسے ڈینگی، پولیو، دمہ، سیگرٹ سے پیدا ہونے والی جگر کی بیماریاں، باہر کے کھانے اور لفافے میں پیک اشیاء کے نقصانات بتائے۔ متوازن غذا کے استعمال سے مختلف بیماریاں افراد پر جلد اثر نہیں کرتی۔ یوں وہ بیماریوں سے محفوظ رہ کر زندگی کی دوڑ میں کامیاب اور صحت مند شہری کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری ادا کر سکتے ہیں۔

تقریب میں مہلک بیماری یرقان کے بارے میں NIH سے مسلک ڈاکٹر صائمہ مظہر صاحبہ نے بتایا کہ یرقان یا ہپاٹاٹمیٹس جگر کی بیماری ہے جس کا اگر بروقت علاج نہ ہو تو جگر کے کینسر سے موت واقع ہو سکتی ہے۔ مزید بتایا گیا کہ ہپاٹاٹمیٹس کی اقسام میں اے، بی، سی، ڈی، ای شامل ہیں۔

جن میں ہپاٹاٹمیٹس اے اور ای گندہ پانی اور مضر صحت کھانا کھانے سے لاحق ہوتا ہے جبکہ کہ بی، سی اور ڈی متاثرہ خون سے پھیلتا ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آر گنا ٹریلیشن کے زیر اہتمام مقابلہ مصوری تھیم 'Health for All'، میں اسلام آباد کے مختلف سکولوں اور کالجوں کی کل 60 طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ جس میں سے پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی سال دوئم کی طالبہ زویہ صادق نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ Dr. Palitha

Gundaratha Mahipala (Pakistan Representative, WHO) اور ڈاکٹر ضعیم ضیاء (ڈاکٹر ہیلتھ آفیسر، اسلام آباد) نے جتنے والے طلباء و طالبات کو اول، دوم اور سوم انعامات سے نوازا جبکہ باقی شرکت کرنے والے طلباء و طالبات میں سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے۔

کچن گارڈنگ

کنول عباسی

پاکستان گرلز گائیڈز ایسوی ایشن کے زیر اہتمام 22 مارچ 2023 کو پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں کچن گارڈنگ کی سرگرمی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کالج کی 22 گرلز گائیڈز طالبات نے شرکت کی۔

ٹریز گرلز گائیڈز مصباح اکرم نے کچن گارڈنگ کے متعلق طالبات کو آگاہ کیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے میں کچن گارڈنگ کی اہمیت سے متعلق طالبات کو بتایا کہ گھر یو باغبانی سے ہم تازہ سبزیاں اور پھل بھی حاصل کر سکتے ہیں جو کہ نہ صرف انسانی صحت کے لیے مفید ہیں بلکہ بچت کا بھی سبب ہے اس کے ساتھ کیمیکل سے پاک سبزیاں اور پھل انسان کو بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

مزید بتایا کہ سبزیوں کی موسمی درجہ بندی ہوتی ہے یعنی موسم گرم کی سبزیاں فروری اور مارچ میں کاشت ہوتی ہیں جبکہ موسم سرما کی سبزیاں ستمبر اور اکتوبر میں کاشت ہوتی ہیں۔ موسم گرم میں کاشت ہونے والی سبزیاں جن میں کھیرے، بھنڈی، بینگن، کریلے، بینڈے اور توڑی وغیرہ شامل ہیں۔ موسم سرما کی کاشت ہونے والی سبزیاں میں گاجر، گوہی، شنجم، پالک وغیرہ شامل ہیں۔ طالبات کو سبزی کے فائدہ بتائے گئے کہ کیسے سبزیاں تو انائی میں اضافہ کر کے آپ کے جسم میں بیماریوں سے بڑھنے کی طاقت پیدا کرتی ہیں۔ ہرے پتوں والی سبزیاں صحت میں بہتری لانے کا فوری اور اچھا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ یہ آپ کے مدافعتی نظام کو بہتر بناتی ہیں۔

مزید یہ بتایا گیا کہ سبزیاں کاشت کرنے کے دو (2) طریقے ہیں۔
وٹوں (کھلیلوں)

(گاجر، بھنڈی، بینگن، شنجم، گوہی مولی، ہری مرچ وغیرہ)

کیاری کی کاشت

(دھنیا، پالک، پودینہ، ساگ وغیرہ)



وٹوں کی کاشت کا فائدہ یہ ہے کہ زمین زرم ہوتی ہے، زمین میں اگاؤ بہتر ہوتا ہے۔ روایتی کاشت کے مقابلے میں شروع کے دنوں میں زیادہ فصل بڑھتی ہے اس لیے واہس کا جملہ کم ہوتا ہے۔ کھلیلوں پر کاشت کی گئی فصل بارش کے نقصان سے محفوظ رہتی ہے اور بیچ بھی مکمل طور پر آگ آتا ہے۔

زمین نہ ہونے کی صورت میں گملوں، بولنوں، لکڑی کے کریٹ، سینٹ بیگ، ٹیڑا پیک وغیرہ میں سبزیاں کاشت کی جاسکتی ہیں۔

تقریب کے دوسرے مرحلے میں طالبات کو عملی سرگرمی کے لیے کالج سے ملحقہ لان میں اور پھر فاؤنڈیشن گراؤنڈ میں لے جایا گیا اور انہیں سبزیوں کے بیچ فراہم کیے گئے۔ طالبات نے کیاریوں میں مختلف سبزیوں کے بیچ بوجے۔

اس طرح طالبات نے گھر یو سٹھ پر سبزیاں اگانا سیکھا۔ کچن گارڈنگ سرگرمی میں حصہ لینے والی اساتذہ اور طالبات میں گھر یو سٹھ پر سبزیاں اگانے کا ذوق پیدا ہوا۔ طالبات نے اس بات کو لقینی بنایا کہ موسمی سبزیاں اپنے گھروں میں لگائیں گی تاکہ ماحول اور صحت کو بہتر بنایا جاسکے۔



INFORMATION TECHNOLOGY & SKILLS INSTITUTE

SULTANA FOUNDATION

- innovation
- information
- ideas

**ADMISSION
OPEN**

LET'S ENROLL IN SUMMER PROGRAMS

3 MONTHS DURATION

CFC

COMPUTER
FAMILIARIZATION

GD

GRAPHIC
DESIGNING

FL

FREELANCING
(FIVERR & GURU)

DM

DIGITAL
MARKETING

EL *Free*

ENGLISH
LANGUAGE

SEPARATE CLASSES FOR MALE AND FEMALE

INFORMATION TECHNOLOGY & SKILLS INSTITUTE
Sultana Foundation, Lehtrar Road, Islamabad
051-2618216, 2618201 (EXT.132)

ISTI@SULTANAFOUNDATION.ORG

HELP DESK ROOM #31, GROUND FLOOR, BUILDING #03



سلطانہ فاؤنڈیشن فری کلینک

ہر سال تقریباً 35000 مريضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ندیم نعیم (چیر مین)

فری کلینک کا اجراء 4 مئی 1994ء کو کیا گیا۔ اب تک 10 لاکھ مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ نر سنگ سکول اور فرسٹ ایڈ پروگرام بھی جاری و ساری ہے۔ نر سنگ سکول سے اب تک 650 سے زائد بچیاں اسٹینٹ ہیلینچ آفیسرز کا کورس مکمل کر چکی ہیں اور جڑواں شہروں کے سرکاری وغیر سرکاری ہسپتاں میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ یہ کورس نہ صرف فری ہے بلکہ مستحق طالبات کو اسکالر شپ بھی دیا جاتا ہے۔ فری کلینک کا سالانہ بجٹ تقریباً ایک کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے۔ بجٹ کا زیادہ تر حصہ مخیر خواتین و حضرات کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سینٹر ترین ڈاکٹرز سال ہا سال سے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کر رہے ہیں۔



اوقات کار: سوموار تا جمعرات۔ صبح 8:00 تا دو پہر 1:30 بجے تک۔

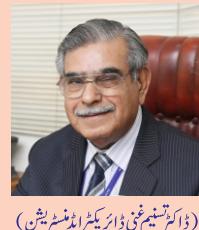
بروز جمعۃ المبارک۔ صبح 8:00 تا 12:15 بجے تک۔

سلطانہ فاؤنڈیشن فری کلینک

فراش ٹاؤن، لہڑاڑ روڈ، اسلام آباد۔ 051-2329150

عطیات

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطان فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید تحریک خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں معروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔



(ڈاکٹر نعیم غنی ڈاکٹر ایف ایف ایم فاؤنڈیشن)

SULTANA FOUNDATION Fund Raising Programme

For The Month of March 2023

DATE	DD. NO	NAME	R.NO.	Amount (Rupees)	CITY
DONATION					
08-Mar-2023	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6412	17,500	SF, Isb
22-Mar-2023	DD1-0600	M. Zaid Amjad	6413	5,500	FOF, Isb
22-Mar-2023	DD1-0600	Jamshed/Saadia	6414	50,000	FOF, Isb
22-Mar-2023	DD2-2111	Dr. Usman Malik	6415	50,000	Karachi
22-Mar-2023	DD2-2064	Ch. Azhar Subhani	6416	50,000	Lahore
22-Mar-2023	DD1-1976	Haji Muneer Ahmed	6417	50,000	Peshawar Road
27-Mar-2023	DD1-2151	Mrs. Sohaila Tariq	6418	28,000	Lahore
31-Mar-2023	DD1-2099	Mrs. Aisha Wasim	6419	5,000	Karachi
31-Mar-2023	DD1-2104	Mr. Irfan Mirza	6420	50,000	Rawalpindi
Total				306,000	
ZAKAT					
03-Mar-2023	DD1-0364	Engr. Imran Qureshi	Z/2010	200,000	Islamabad
14-Mar-2023	DD1-1573	Mr. Rashid Akhtar	Z/2011	5,000	Islamabad
14-Mar-2023	DD1-2033	Col. Dr. Mujahid Wazir	Z/2012	5,000	Rawalpindi
20-Mar-2023	DD1-0231	Dr. Saamia Ahmad	Z/2013	100,000	Islamabad
20-Mar-2023	DD1-0232	Ms. Sarah Rehan	Z/2014	25,000	Islamabad
20-Mar-2023	DD1-2105	Mrs. Nazia Hammad	Z/2015	50,000	Islamabad
22-Mar-2023	DD1-2096	Mr. Mushtaq Ahmed	Z/2016	15,000	Islamabad
22-Mar-2023	DD1-1325	Ms. Nargis Hashmi	Z/2017	20,000	Islamabad
27-Mar-2023	DD1-1985	Engr. Mahmud Sheikh	Z/2018	20,000	Islamabad
29-Mar-2023	DD1-2062	Mrs. Tariq Sahiba	Z/2019	10,000	Islamabad
29-Mar-2023	DD1-2130	Dr. Naeem Ahmed	Z/2021	28,280	USA
30-Mar-2023	DD1-1755	Ms. Naseem Akhtar Bhatti	Z/2022	36,000	Islamabad
30-Mar-2023	DD1-1714	Naheed Arshad	Z/2023	500,000	Islamabad
Total				1,014,280	
RRMSC					
29-Mar-2023	DD1-2104	Mr. Irfan Mirza	Z/2020	50,000	Rawalpindi
Total				50,000	
MATERIAL DONATION					
08-Mar-2023	MD-0017	Dr. Nadeem Naeem	M/1229	12 Seats Sofa Poshish in library	Islamabad
30-Mar-2023	DD1-0127	Dr. Rasheed Ghani	M/1230	Medicines for Medical	Islamabad
Total Donation in March 2023				1,370,280	
Total Donation from July 2022 to March 2023				8,183,880	

SULTANA FOUNDATION
Fund Raising Programme
For The Month of April 2023

DATE	DD. NO	NAME	R.NO.	Amount (Rupees)	CITY
DONATION					
03-Apr-2023	DD1-1606	Mohtram Mubarak Elahi	6421	7,000	Islamabad
04-Apr-2023	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6422	17,500	SF, Isb
05-Apr-2023	DD1-0600	Friends of Foundation	6423	40,000	FOF, SF
05-Apr-2023	DD1-0600	Khurram/Ambreen	6424	20,000	FOF, SF
05-Apr-2023	DD1-2099	Mrs. Aisha Wasim	6425	10,000	Karachi
05-Apr-2023	DD1-0600	Saeed/Fareed	6426	50,000	FOF, SF
05-Apr-2023	DD1-0600	M. Zaid Amjad	6427	5,000	FOF, SF
05-Apr-2023	DD1-0600	Shiraza Shakeel	6428	28,000	FOF, SF
05-Apr-2023	DD1-1976	Haji Muneer Ahmad	6429	30,000	Peshawar Road
06-Apr-2023	DD1-0180	Lt. Col. Retd. Qamar Ahmed Khan	6430	38,400	Islamabad
06-Apr-2023	DD1-1693	Maj. Gen.(Retd.) Sarfraz Iqbal	6431	40,000	Rawalpindi
10-Apr-2023	DD1-1965	Ms. Naheed Aziz	6432	25,000	Islamabad
10-Apr-2023	DD1-1949	Abdullah Family	6433	6,000	Islamabad
12-Apr-2023	SD-1654	Dr. Samina Ayaz	6434	12,800	Islamabad
12-Apr-2023	DD1-2062	Mrs. Tariq Sahiba	6435	2,200	Islamabad
12-Apr-2023	DD1-2154	Dr. Muhammad Asad	6436	200,000	USA
13-Apr-2023	DD1-1745	Cdr. (Retd.) Shahid Nawaz	6437	30,000	Islamabad
17-Apr-2023	DD1-2157	Mr. Usman Khawaja	6438	707,832	Islamabad
17-Apr-2023	DD1-2158	Dr. Talha Muneer	6439	30,000	Peshawar Road
18-Apr-2023	DD1-1406	Mr. Abdul Karim Khadim	6440	20,000	Islamabad
18-Apr-2023	DD1-1983	Dr. Muhammad Bakhtiar Kayani	6441	200,000	Islamabad
18-Apr-2023	FD-0193	Mr. Aman Ur Rahman	6442	100,000	UAE
18-Apr-2023	DD1-2099	Mrs. Aisha Wasim	6443	1,000	Karachi
19-Apr-2023	DD1-0127	Dr. Ahmed Rasheed Ghani	6444	100,000	Islamabad
26-Apr-2023	DD1-2160	Mrs. Irum Hassan	6445	100,000	Islamabad
28-Apr-2023	DD1-0600	Waqar Arshad	6446	5,000	Islamabad
28-Apr-2023	DD1-1330	Dr. Javed Aslam/Dr. Ferre Nahid	6447	10,000	Islamabad
28-Apr-2023	DD1-0600	M. Zaid Amjad	6448	5,000	FOF, SF
28-Apr-2023	DD1-0600	Muhammad Saad Amjad	6449	10,000	Islamabad
28-Apr-2023	DD1-1767	Ms. Leena Salim Moazzam	6450	10,000	Islamabad
Total				1,860,732	
ZAKAT					
04-Apr-2023	DD1-2033	Col. Dr. Mujahid Wazir	Z/2024	10,000	Rawalpindi
05-Apr-2023	DD1-2109	Mr. Shahnawaz Tariq	Z/2025	15,000	Islamabad
05-Apr-2023	DD1-2141	Mr. Hasan Rana	Z/2026	10,000	Islamabad

Accounts

 Title: Sultana Foundation
 IBAN: PK02SONE0016020005255978
 A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160) Soneri Bank Limited

05-Apr-2023	DD1-2138	Mohammad Younas Sheikh	Z/2027	1,500,000	Islamabad
05-Apr-2023	DD1-1363	Mr. Muhammad Ashraf	Z/2028	15,000	Islamabad
06-Apr-2023	DD1-0592	Mr. Faisal Zia	Z/2029	5,000	Wah Cantt.
07-Apr-2023	DD1-2135	Mr. Wajahat Zeeshan	Z/2030	50,000	Islamabad
07-Apr-2023	DD1-0068	Mrs. Aliya Fahad	Z/2031	200,000	Islamabad
10-Apr-2023	DD1-2144	Engr. Imran Ahmed	Z/2032	20,000	Islamabad
10-Apr-2023	DD1-2153	Mr. Bilal Zaheer	Z/2033	50,000	Islamabad
12-Apr-2023	DD1-2155	Ch. Shaukat Hussain	Z/2034	28,000	Islamabad
13-Apr-2023	SD-2039	Miss Nabeela Kiyani	Z/2035	15,000	Islamabad
14-Apr-2023	DD1-2139	Mr. Rizwan Aslam	Z/2036	100,000	Islamabad
14-Apr-2023	DD1-2155	Mrs. Ch. Shaukat Hussain	Z/2037	10,000	Islamabad
14-Apr-2023	DD1-2156	Chaudhary Adeel	Z/2038	20,000	Islamabad
17-Apr-2023	DD1-2006	Dr. Pervaiz Sheikh	Z/2039	100,000	Rawalpindi
18-Apr-2023	DD1-0821	Haji Sheikh Muhammad Latif	Z/2040	168,000	Islamabad
18-Apr-2023	DD1-0020	Ms. Shumaila Azam Khan	Z/2041	3,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-0366	Brig. M.Irfan Naveed (Retd.) SI (M)	Z/2042	50,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-1737	Mrs. Salma Yusuf Raza	Z/2043	25,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-1982	Lt. Col. (Retd.) Khalid Mahmood	Z/2044	10,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-2159	Mrs. Najma Akram	Z/2045	10,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD2-1710	Mr. Salman Goheer	Z/2046	50,000	Karachi
19-Apr-2023	DD1-2104	Mr. Irfan Mirza	Z/2047	50,000	Rawalpindi
19-Apr-2023	DD1-0131	Mrs. Hanaa Ehsan	Z/2048	100,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-0132	Mrs. Zahaa Mubashir	Z/2049	100,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-0133	Shzaa Asim	Z/2050	100,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-0134	Sara Noor Hamza	Z/2051	100,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-0533	Dr. Khurshid Ahmed	Z/2052	5,000	Islamabad
19-Apr-2023	DD1-1243	Mrs. Zahida Aslam	Z/2053	10,000	Islamabad
26-Apr-2023	DD2-0397	Mrs. Nazia Qureshi	Z/2054	150,000	Lahore
26-Apr-2023	DD1-0913	Dr. Aamir Nabi Nur	Z/2055	30,000	Islamabad
Total				3,109,000	
TRUST MEMBER					
14-Apr-2023	MD-0009	Mrs. Siddiqua Naeem	TM/269	500,000	Islamabad
Total				500,000	
MATERIAL DONATION					
05-Apr-2023	DD1-2152	Taniya Munir	M/1231	Old Books	Islamabad
14-Apr-2023	MD-0017	Dr. Nadeem Naeem	M/1232	Medicines for Medical	Islamabad
Total Donation in April 2023				5,469,732	
Total Donation from July 2022 to April 2023				13,653,612	

DONATE

Help us in making Pakistan
a knowledge-based society, play your part...



Be part of educational sponsorship!

The mission which was started by Dr. Naeem Ghani and his companions is moving forward at a great pace according to its true spirit. Sultana Foundation deeply values the involvement and participation of philanthropists from all around in its mission. Your contribution in this Humanitarian and Welfare Mission of Sultana Foundation is a source of strength for the organization.



تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنے !

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاہی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لیے باعث تقویت ہے۔
(ڈاکٹر نعیم غنی، ڈائریکٹر ایڈمنیسٹریشن)

Student Sponsorships

- School Students
- Girls College Students
- Science/Commerce – College Students
- Institute of Technology Students
- BS (Acc & Fin) Students (Masters)
- Special School Students
- Vocational Students
- Street Children Education Student
- Nursing/Assistant Health Officer Student

Monthly	Annual*	*other Charges Included
Rs: 2,000/-	Rs: 28,000/-	Till Matric
Rs: 2,500/-	Rs: 34,000/-	1-4 years
Rs: 3,000/-	Rs: 40,500/-	1-4 years
Rs: 3,000/-	Rs: 42,900/-	1-3 years
Rs: 5,000/-	Rs: 68,000/-	1-2 years
Rs: 3,600/-	Rs: 43,200/-	Till Matric
Rs: 2000/-	Rs: 26,000/-	1 Year
Rs: 1,600/-	Rs: 19,200/-	Till Primary
Rs: 4,000/-	Rs: 48,000/-	1 Year

Note: With increasing inflation the fee charges may need to be revised up as necessary.

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160) Soneri Bank Limited



سٹوڈنٹس نے مختلف کھیلوں میں بھرپور حصہ لیا۔

کالج آف کامرس، سالانہ سپورٹس ویک



سلطانہ فاؤنڈیشن مشن کی فلاسفی ثبت انداز سوچ ہے۔
تجربہ ثابت کرتا ہے کہ تنقید (Criticism) کام کو بند کرتی ہے
اور تعریف (Recognition) کام کو بلند کرتی ہے۔
کام کو جاری رکھنا اور تجربہ کرتے رہنا اصلاح کا بہترین طریقہ ہے
اور ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ ڈاکٹر نعیم غنی



پرنسپل سلطانہ ڈگری کالج فارویں کی طالبات نے عالمی ادارہ برائے صحت کے زیر انتظام مقابلہ مصوری میں حصہ لیا اور انعامات جیتے۔



کالج آف کامرس کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات۔
مہمان خصوصی محترمہ ڈاکٹر سعدیہ ندیم

